اسلامی خطاطی کی روایت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں: ملتان کی خطاطی کا اختصاصی مطالعہ

The Tradition of Islamic Calligraphy in The light of Sirat Tayyaba ﷺ: A Descriptive Study of the Calligraphy of Multan

---

Dr. Talat Sultana

Designation: Visiting Lecturer, Department of Uloom Islamia , University of Chakwal

Email : sultanatalat82@gmail.com

To cite this article:

Dr. Tallat Sultana , July – Dec (2023) Urdu

اسلامی خطاطی کی روایت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں: ملتان کی خطاطی کا اختصاصی مطالعہ

Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 72 - 99. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

اسلامی خطاطی کی روایت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں:
ملتان کی خطاطی کا اختصاصی مطالعہ

The Tradition of Islamic Calligraphy in The light of Sirat Tayyaba ﷺ: A Descriptive Study of the Calligraphy of Multan

Abstract

After the emergence of Islam, Muslims, under the spirit of their religious devotion, used all their high skills to make the Qur'an and Hadith better and better, and made the Arabic script far ahead of other scripts in the world. It is the fruit of centuries of hard work, effort, research, innovation and taste of Jameel. This beautiful ritual is giving Islamic calligraphy such beauty and beauty that today Islamic calligraphy has been considered an important field of fine art. The first teachers of this period in art were Zahaq bin Ajlan and Ishaq bin Hamad, famous calligraphers. The land of Multan, which is remembered by Sufis as Madinah Al-Awaliya, has been the cradle of literature and various arts. The thinkers and calligraphers enlightened the people of Multan to the art of calligraphy, especially when Muhammad bin Qasim came to the subcontinent and entered the city of Multan after conquering Sindh. He was accompanied by other experts in the sciences and arts from Baghdad and Hijaz. Calligraphers who were skilled in the art of calligraphy also came to Multan and blessed the people here.

Key Words: Islamic calligraphy, sciences and arts, calligraphy, script

تمہید:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات کی تمام مخلوقات میں سے انسان کو علم عطا فرمایا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ ﴾[1] "آدم علیہ السلام کو اسماء کا علم عطا کیا گیا"۔ علم کے بعد انسان کو زبان عطا کی گئی اور قوت گویائی سے نوازا گیا پھر وہ اپنے جزبات کا اظہار قلم سے کرنے لگا۔آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۱ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۲ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَكْرَمُ۳ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۴ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۵ۭ﴾[2] "اس رب کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا ہے۔اس نے انسان وک جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے۔پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی ہے۔اور انسان کو وہ سب کچھ بتادیا ہے جو اسے نہیں معلوم تھا"۔

نزول قرآن کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا تو اس کے ساتھ ہی اسلامی خطاطی کا آغاز ہوا آپ ﷺ پر جب بھی وحی نازل ہوتی تو کسی خوش خط صحابی کو طلب فرماتے اور ہدایت دیتے کہ اس آیت کو فلاں سورۃ میں اور فلاں جگہ تحریر کریں آپ ﷺ کے دور مبارک میں بہت کم لوگ پڑھنا اور لکھنا جانتے تھے ایک روایت کے مطابق سترہ لوگ کتابت جانتے تھے۔ حضرت شرجیل بن حسنہ کندی قریش میں پہلے کاتب وحی تھے اور مکہ کے دیگر کاتبین میں حضرت ابی بن کعبؓ جیسے جلیل القدر صحابہ کاتبین وحی میں شامل تھے کتابت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے۔آپ ﷺ نے اس طرف خصوصی توجہ فرمائی اس کی عملی مثال ہمیں غزوہ بدر کے قیدیوں کی رہائی کے وقت سامنے آتی ہے۔ جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ فدیہ دے کر قیدی رہائی حاصل کرسکتے ہیں اور جو قیدی فدیہ دینے کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں وہ مسلمان بچوں میں سے دس دس بچوں کو پڑھنا اور لکھنا سکھادیں تو رہائی دی جائے گی۔آپ ﷺ کے ان عملی اقدامات کا نتیجہ تھا کہ مدینہ کے ہر گھر میں کتابت کا رواج عام ہوا اور تھوڑے عرصہ میں مدینہ کے معاشرے میں پڑھے لکھے۔افراد کی تعداد بڑھ گئی کئی صحابہ کرامؓ نے احادیث کے صحیفے مرتب کیے۔ جن میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور خواتین میں حضرت عائشہ صدیقہؓ شامل ہیں۔ جن سے 2210 احادیث مروی ہیں۔ نزول قرآن کے دور سے لے کر آج تک مسلمانوں میں قرآن پاک کی خطاطی کو ذوق شوق سے کیا جاتا ہے اور قرآن پاک کی خطاطی خط کوفی، خط نسخ اور خط ثلث میں کی جاتی ہے۔ان خطوط میں سے کسی بھی خط میں قرآن حکیم کی خطاطی کی جائے وہ خوبصورتی اور جمالیات میں اپنی مثال آپ ہے۔ جس کی ابتداء آپ ﷺ کے زمانہ مبارک سے ہوئی اور آج تک دنیا کے ہر خطہ میں جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خطاطی کو ایک خوبصورت ذریعہ ابلاغ بنایا ہے۔انسان جو کبھی اپنے احساسات اور مشاہدات کا اظہار مختلف طرح سے تصاویر و نقوش کے ذریعہ کرتا تھا۔ پھر وہ اس قابل ہو گیا کہ حروف اور الفاظ کے ذریعے اپنے احساسات وجذبات اور مافی الضمیر کو بیان کرنے لگا۔آج دنیا کے اندر مختلف اقوام اور ان کے سینکڑوں رسم الخط موجود ہیں۔ مگر انہوں نے اپنے طرز تحریر میں وہ حسن لطافت و نفاست اور رعنائی پیدا نہیں کی جو مسلمانوں نے عربی رسم الخط کو عطا کی۔

مشہور خطاط ابن کلیم لکھتے کہ "خط سے مراد لائن ہے جو نقطے کو لمبا کرنے سے معرض وجود میں آتی ہے۔ مصوری، خطاطی، نقاشی سب اسی ائن کے کرشمے ہیں۔ لاکھوں سال قبل جب انسان نے ایک دوسرے سے مکالمے کے لیے مصوری کا سہارا لیا تو جہاں مختلف لائنوں کو یکجا کر کے تصویری شکل دی جاتی رہی ہے وہاں ذوق جمال کی تسکین کے لیے انہیں لائنوں سے بیل بوٹے اور پھول معرض وجود میں آئے۔ اس کا حلقہ اثر کتابوں کی آرائش سے شروع ہو کر عمارتی سطحوں، ملبوسات، ظروف سازی اور زیورات تک وسیع ہوتا چلا گیا"۔[3]

---

[1] القرآن، 2: 31

Al-Quran 2: 31

[2] القرآن، 96: 1-5

Al-Quran 96: 1-5

[3] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، قلم اور اہل قلم، دبستان فروغ خطاطی ملتان، 1986ء، ص 150

Ibn-e-kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Qalam aur ahel-e-qalam, Dabastan-e-Farogh Multan 1986,
pg 150

خطاطی کا مفہوم:

لفظ خطاطی خطاط کی طرف منسوب ہے یعنی خطاط کا فن اور لفظ خطاط خط سے لیا گیا ہے۔ خط عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں لکھنا لکیر کھینچنا وغیرہ۔ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں: [وخط القلم ای کتب وخط الشی یخطہ خطاکتب بقلم اوغیرہ][4] "اور قلم نے خط کھینچا یعنی لکھا اور خط الشی یخطہ کا معنی ہے۔ قلم وغیرہ کے ساتھ لکھنا۔" طاہر الکردی لکھتے ہیں: [الخط والکتابۃ والتحریروالرقم والسطر والزبر بمعنی واحد][5] "خط، کتابت، تحریر، رقم، سطر، زبر ہم معنی الفاظ ہیں۔"

خطاطی کا اصطلاحی مفہوم:

علم الکتابت کے مطابق خطاطی آوازوں کو بذریعہ حروف والفاظ رقم کرنے کا نام ہے قدیم زمانہ میں صوتی آوازوں کے لیے علامات وضع کی گئیں ۔یعنی فلاں علامت فلاں آواز کے لیے ہے۔ یہی علامات حروف تہجی کا سبب بنیں۔ خطاطی، خوشنویسی یا کتابت وہ فن ہے جس کے ذریعہ انسان اپنا مدعا بیان کرتا ہے۔ ابن الحاجب نے خط کی تعریف اس طرح بیان کی ہے۔ [الخط تصویر اللفظ بحروف ھجائہ][6] "حروف حجا کے ساتھ لفظ کی تصویر بنانے کو خط کہتے ہیں۔" انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں خطاطی کی تعریف کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

> "Calligraphy is writing as an art.The term derives from the Greek words) for (good) or (beautiful) and for (writing) or (drawing) and refers to what writing masters called the arts of fair wrting. It implies sure knowledge of the correct forms of letters." [7]

"خطاطی تحریر کا ایک فن ہے۔ یہ اصطلاح یونانی الفاظ برائے اچھا یا خوبصورت اور تحریر یا خاکہ نویسی سے ماخوذ ہے۔ جسے ماہرین خط عمدہ تحریر کا فن کہتے ہیں۔ خطاطی کا اطلاق حروف کی صحیح اشکال کے پختہ علم پر ہوتا ہے"۔

ماہرین فن کے وضع کردہ اصول وضوابط کی روشنی میں حروف مفرد یا مرکب کو خوبصورت انداز میں تحریر کرنے کا نام خطاطی ہے۔ مشہور خطاط طاہر الکردی لکھتے ہیں: [الخط ملکۃ تنضبط بہ حرکۃ الانامل باالقلم علی قوائد مخصوصہ][8] "خط ایک صلاحیت ہے جو مخصوص قوائد کے مطابق ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ قلم کے ذریعے منضبط ہوتی ہے"۔

ظہور اسلام کے بعد مسلمانوں نے عربی رسم الخط کو دنیا کے دیگر رسم الخطوط سے کہیں آگے پہنچا دیا یہ مسلمان قوم کی صدیوں پر محیط محنت، کوشش، تحقیق، جدت اور ذوق جمیل کا ثمر ہے۔ یہ خوبصورت رسم الخطوط اسلامی خطاطی کو ایسا حسن وجمال عطا کر رہے ہیں جس کی آج اسلامی خطاطی فائن آرٹ کا ایک اہم شعبہ قرار پائی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا﴾[9] "اور ہم نے آدمؑ کو تمام اسماء کا علم عطا کیا"۔ قلم کو یہ شرف حاصل ہے

---

[4] ابن منظور افریقی، جمال الدین محمد بن مکرم (م711ھ)، لسان العرب، دار صادر بیروت، 1414ھ، ج7، ص287
Ibn-e-Manzoor, Afriqi, Jamal ud aldin Muhammad bin Mukuram (711ah), Lisaan al Arab, Dar-e-Sadir Bairut, 1414ah, volume7, Page 287

[5] الکردی، محمد طاہر بن عبدالقادر (م1400ھ)، تاریخ الخط العربی وآدابہ، المطبعۃ التجاریہ مصر، 1939ء، ص7
Al Kurdi, Muhammad Tahir bin abdul qadir (1400), Tarikh al Khat al arbi wa adabahu, al-matbah tul tajariah Misar, 1939, Page 7

[6] ابن الحاجب، جمال الدین ابو عمر عثمان بن عمر (م646ھ)، الشافیہ فی علم التصریف، المکتبۃ المکیۃ مکۃ المکرمۃ، 1415ھ، ج1، ص138
Ibn al Hajib, Jamal ud din abu Umar Usman bin Umar (646), alshafiah fi ilm al-tasreef, al-maktabah al Makkiyah almukarmah, 1415, volume 1, Page 138

T. Julian Brown, "Encyclopedia of Britannica", Vol.3, New York, 1973, p. 645[7]

[8] الکردی، محمد طاہر بن عبدالقادر (م1400ھ)، تاریخ الخط العربی وآدابہ، ص8
Al Kurdi, Muhammad Tahir bin abdul qadir (1400), Tarikh al Khat al arbi wa adabahu,Pg 8

[9] القرآن 2: 31

Al-Quran, 2: 31

کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی میں اس کو اشاعت علم کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ تاریخ کے ابتدائی دور میں تحریر کی مختلف شکلیں ہوتی تھیں۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اسماء کا علم دیا گیا تو ان کی خصوصیات اور نفع نقصان کا بھی علم دیا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے یہ تمام علوم اور ہنر حضرت شیث علیہ السلام کو سکھائے۔ جس سے انہوں نے دنیا کا سب سے پہلا رسم الخط ایجاد کیا۔

اسلامی خطاطی کا آغاز وارتقاء:

اسلامی خطاطی کا آغاز حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک سے ہوا۔ ظہور اسلام کے وقت عربی خط کے جاننے والے چند افراد تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں میں اس کی اہمیت کا شعور نہ تھا۔ خط کی اصل نشو و نما زمانہ اسلام سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوری طور پر کسی خوش خط صحابیؓ کو یاد فرماتے وہ حاضر ہوتے اور نازل شدہ آیات مبارکہ قلم بند فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود خط اور خطاطی کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ چنانچہ جنگ بدر کے جو قیدی اور غلام بن کر یا گرفتار ہو کر آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ جو قیدی فدیہ نہیں دے سکتے وہ دس دس مسلمانوں کو علم تحریر سکھا دیں تو انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں خط اور خطاطی کی ترویج عام ہوئی۔

ظہور اسلام کے وقت عرب میں خط خیری جسے خط کوفی بھی کہا جاتا ہے رائج تھا۔ آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سات ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط لکھوائے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتابت کیے جن کا خط غیر منقوط اور غیر اعرابی ہے۔ شرجیل بن حسنہ کندی کے کتابت شدہ اوراق خط کوفی کی قدیم طرز کو ظاہر کرتے ہیں۔ قریش میں پہلے کاتب وحی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور مکہ میں شرجیل بن حسنہ کندی تھے جبکہ مدینہ میں پہلے کاتب وحی ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ عبداللہ بن ابی سرح اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے اور فتح مکہ کے دن دوبارہ ایمان لائے۔[10]

آپ ﷺ کے عہد مبارک میں رائج خطوط:

ظہور اسلام کے وقت عرب میں خط خیری جسے خط کوفی بھی کہا جاتا ہے رائج تھا۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ خط نسخ بھی خط کوفی کی طرح قدیم ہے اور دور رسالت میں موجود تھا۔ دور رسالت ﷺ اور عہد صحابہ کرامؓ میں ایک متعین خط رواج پا گیا تھا قرآن حکیم کی خطاطی و معاہدے اور مختلف سربراہان کے نام لکھے جانے والے خطوط خط خیری یا خط کوفی میں لکھے جاتے تھے۔ یہ رسم الخط نہ صرف عرب علاقوں جیسے مکہ اور مدینہ میں رائج رہا بلکہ عجمی علاقوں میں بھی مسلمانوں کی فتوحات کے ساتھ پھیل گیا۔ جنگ یمامہ میں حفاظ کرام کی بڑی تعداد کے شہید ہونے کی وجہ سے حضرت عمرؓ کے مشورے پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قرآن حکیم کے اجزاء جو مختلف اشیاء پر لکھے ہوئے تھے۔ ان کو یکجا کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت کو حضرت عمرؓ کی نگرانی میں قرآن حکیم یکجا کرنے کا حکم دیا گیا۔

حضرت عمرؓ کے عہد مبارک تک اسلامی خطاطی کا یہی انداز رہا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے عہد حکومت میں حضرت زیدؓ سے قرآن حکیم کی دوبارہ کتابت کرائی اور قرآن کے تین اجزاء مقرر کیے اور سورتوں کے نام اور علامات مقرر کیں یہ قرآن حکیم خط کوفی (خط فیری) میں کتابت ہوئے۔ حضرت علیؓ کے عہد خلافت تک قرآن حکیم اور دیگر کتابت نقاط اور اعراب کے بغیر ہوتی تھی۔ حضرت علیؓ کے دور خلافت کے آخر میں جب بہت سے غیر عرب علاقے فتح ہوئے اور عجمی لوگ بھی مسلمان ہوئے جن کی زبان عربی نہ تھی تو قرآن حکیم کی تلاوت میں لوگ بہت سی غلطیاں کرنے لگے۔ ان حالات کے پیش نظر حضرت علیؓ نے ابوالاسود الدولی کو خط کی اصلاح پر مامور کیا۔ چنانچہ ابوالاسود الدولی نے نقاط اور اعراب وغیر کی اصلاح کی اور یہ سلسلہ پھر آگے ارتقاء پذیر ہوا۔

---

[10] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، تاریخ فن خطاطی، دبستان فروغ خطاطی رجسٹرڈ ملتان، 1977ء، ص 71
Ibn-e-kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Tarikh Fun e Khatati, Dabastan-e-Farogh Multan, 1977, Page 71

آنحضور ﷺ کے دور مبارک میں کاتبین وحی :

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے عہد مبارک میں کئی نامور صحابہ کرامؓ کو کاتبین وحی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ان صحابہ کرام میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ بن عوامؓ، حضرت عبان بن سعیدؓ، حضرت یزید بن ابو سفیانؓ، حضرت حنظلہؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عمر بن العاصؓ، حضرت حذیفہ بن الیمانؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت عبداللہ بن ابی سراح، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت محمد بن سلمہؓ، حضرت خالد بن العاصؓ، حضرت شر جیل بن حسنہ کندیؓ، حضرت عبداللہ بن ارقمؓ، حضرت عبداللہ بن سلامؓ، حضرت اعلیٰ بن الحضرمیؓ، حضرت عمر بن عاصؓ اور حضرت مغیرہؓ بن شعبہ جیسے جلیل القدر صحابہ کرام شامل ہیں۔حضرت ابی بن کعبؓ مدینہ میں نازل ہونے والی وحی کو اکثر لکھا کرتے تھے۔جبکہ مکہ میں حضرت عبداللہ بن ابی سراحؓ اور حضرت شر جیل بن حسنہ کندیؓ لکھا کرتے تھے۔آپ ﷺ کبھی کبھار سریانی زبان میں بھی خط وکتابت کراتے تھے۔سریانی یہود کی زبان تھی اور آپ ﷺ کے عہد میں یہودی قبائل موجود تھے۔صحابہ کرامؓ میں سے سریانی زبان کوئی نہ جانتا تھا۔چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں سے حضرت زید بن ثابتؓ کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا کہ وہ سریانی زبان سیکھیں۔حضرت زیدؓ نے بہت کم عرصہ میں سریانی زبان سیکھی۔اس کے بعد سریانی زبان میں جتنی بھی خط وکتابت ہوئی وہ حضرت زید بن ثابتؓ لکھا کرتے تھے اور آپ ﷺ کی خدمت میں جتنے بھی سریانی زبان کے خطوط آتے ان کو حضرت زیدؓ ہی پڑھ کر سناتے تھے۔

کاتبین حدیث اور سیرت:

کتابین وحی کی طرح آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات صحابہ کرامؓ کے لیے حدیث اور حکم کا درجہ رکھتی تھی۔آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کتابت حدیث کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔جیسے حضرت عبداللہ بن امر فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں رہ کر جو باتیں سنتا ان کو ان کو لکھ لیا کرتا تھا۔جب قریش کے بعض لوگوں نے یہ دیکھا تو انہیں ایسا کرنے سے منع کیا کہ آپ ﷺ ایک بشر ہیں اور آپ ﷺ مختلف کیفیات مثلاً غصہ، غم اور خوشی میں ہوتے ہیں لہذا آپ ﷺ کی حدیث کو ضبط تحریر میں نہ لایا کرو حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے اس بات کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے منہ سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا سو تم لکھا کرو۔[11] حضرت سعید بن حلال سے روایت ہے کہ جب ہم حضرت انسؓ سے کچھ پوچھتے تو آپ ﷺ نے پاس ایک بہت بڑا تھیلا تھا جس کے بارے میں آپ فرماتے کہ یہ وہ مجموعہ حدیث ہے جو میں نے آپ ﷺ سے سن کر لکھیں تھیں اور پھر انہیں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔[12] اسی طرح حضرت علیؓ کے پاس حدیث کا مجموعہ تھا جس کو آپؓ اپنی تلوار کی نیام میں رکھتے تھے۔اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ جن کو کثیر الراوی محدث کہا جاتا ہے اور جن سے 5371 احادیث مروی ہیں وہ آپ ﷺ کی احادیث کو ضبط تحریر میں لایا کرتے تھے۔[13]

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے 2210 احادیث مروی ہیں۔اس کے علاوہ خواتین کے کئی مسائل کے بارے میں آپ ﷺ سے رہنمائی ان کے ذریعہ سے ہم تک پہنچی ہے۔آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر خود فرمایا تھا کہ موجود غیر موجود تک پہنچادیں یعنی جو کچھ خطبے میں صحابہ کرام سنیں انہیں بعد میں آنے والوں تک پہنچادیں۔[لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ] یہی ہے کہ آپ ﷺ کے قول فعل تقریر ہر ادا اور سیرت کو آگے پہنچایا جائے۔

---

[11] ابو داود، جلد دوم، ص113

Abu Daud, volume, 2, Page 113

[12] کاتبین وحی، ص19

Katbeen Wahi, Page 19

[13] فتح الباری جلد1، ص178

Fatah-ul-bari, volume 1, Page 178

خلافت راشدہ میں عربی خط:

دور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ایک متعین رسم الخط رواج پا گیا تھا۔ قرآن حکیم، حدیث، سیرت، معاہدے اور تبلیغی خطوط وغیرہ اسی میں تحریر ہوتے تھے۔ یہ رسم الخط نہ صرف مکہ، مدینہ اور عرب علاقوں میں رائج تھا بلکہ عجمی علاقوں میں بھی مسلمانوں کی فتوحات کے ساتھ پھیل گیا۔ جنگ یمامہ میں جب حفاظ کرام کی خاصی تعداد شہید ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن حکیم کے اجزا جو مختلف اشیاء پر لکھے ہوئے تھے ان کو یکجا کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگرانی میں قرآن حکیم کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عہد خلافت تک اسلامی خط کا یہی انداز رہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت زید سے دوبارہ قرآن حکیم کی کتابت کرائی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت تک قرآن اور دوسری کتابت اعراب اور نقاط کے بغیر ہوتی تھی۔ حضرت علیؓ نے جب اپنے دور میں لوگوں کو اعراب، زیر، زبر، پیش کی غلطیاں کرتے دیکھا تو ابوالاسود الدؤلی (69ھ) کو خط کی اصلاح پر مامور کیا۔ نقات اور اعراب لگاتے ہوئے ابوالاسود ایک کاتب کو ساتھ بٹھاتے۔ ابوالاسود نے پہلی بار عربی صرف و نحو کے قوائد بنائے۔[14]

اموی عہد میں بھی خطاطی کو فروغ حاصل ہوا۔ خلافت راشدہ کے دور میں اسلامی حکومت کی سرحدیں عرب و عجم تک وسعت اختیار کر چکی تھیں۔ اسلام کا پیغام دنیا کے ہر کونے تک پہنچ چکا تھا۔ تبلیغ اسلام اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ساتھ ساتھ عربی زبان اور رسم الخط عجمی زبان اور ثقافت پر گہرے اثرات مرتب کر رہے تھے۔ عبدالمالک بن مروان کے عہد 65ھ سے 85ھ عربی کو دفتری زبان قرار دیا گیا۔[15]

باہمی میل جول امور مملکت اور دوسری ضروریات کے لیے عربی کو اس کے صحیح لہجے اور تلفظ میں پڑھنا ضروری سمجھا گیا۔ اس وقت کے خلیفہ عبد المالک بن مروان نے عراق کے گورنر حجاج بن یوسف کو لکھا کہ ابوالاسود الدؤلی کی مجوزہ علامات ناکافی ہیں۔ اس لیے اہل علم سے مشاورت کر کے ان میں مزید اصلاحات اور اضافے کیے جائیں۔ حجاج بن یوسف نے دو اہل علم نصر بن عاصم اور یحیی کو اس کام پر مامور کیا۔ چنانچہ نصر اور یحییٰ نے حروف کی پہچان کے لیے نقاط لگائے اور ابوالاسود کے نظام اعراب کو بھی برقرار رکھا۔ اعراب اور نقاط میں تمیز کے لیے اعراب کے نقاط کو رنگین بنایا۔[16]

بنوامیہ کی خلافت کے زوال کے بعد عباسی عہد شروع ہوا ساتھ ہی فنون لطیفہ کا یہ ذخیرہ بھی ان کو منتقل ہوا۔ عباسیوں نے بغداد کو دار الحکومت بنایا ان کے دور میں بھی علم و فن نے بہت ترقی کی۔ عباسی عہد میں امام مالک نے موطا لکھی، امام ابو حنیفہ نے فقہ کی تدوین کی اور ابن اسحاق نے سیرت ابن اسحاق لکھی۔ ابن جریج، اوزائی، سفیان ثوری، اور حماد بن سلمہ جیسے جلیل القدر مصنف بھی اسی دور میں پیدا ہوئے۔ عربوں نے فارسی، سنسکرت، لاطینی جیسی زبانیں سیکھ کر ان کے ذخیرہ علوم کو عربی میں منتقل کیا۔ ریاضی، ہیئت، اخلاقیات، اور فلسفہ پر بے شمار کتب لکھی گیں۔ صرف و نحو کے علوم مرتب ہوئے۔ جہاں دیگر علوم نے ترقی کی وہاں خطاطی کے فن نے بھی ارتقائی مراحل طے کیے عباسی عہد فن خطاطی کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا۔ اس دور کے اولین اساتذہ فن میں ضحاک بن عجلان اور اسحاق بن حماد مشہور خطاط تھے۔[17]

---

[14] غلام حیدر امروہوی، سید، خط کی کہانی، ترقی اردو بیورو نئی دہلی، 1994ء، ص175

Ghulam Haider Amrohawi, Syed, Khat ki Kahani, Tarqi urdu Beauro New Dehli, 1994, Page 175

[15] ابن خلدون، عبدالرحمن، علامہ (م808ھ)، مقدمہ ابن خلدون، نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی، ص6

Ibn-e-Khaldoon, Abdur Rehman, Alama (808), Muqadma Ibn Khaldoon, Nafees Academy Urdu Bazar Karachi, Page 6

[16] الجبوری، سھیلۃ یاسین، الخط العربی وتطورہ فی العصور العباسیۃ، مطبعۃ الزاہرہ بغداد، 1381ھ، ص58

Al-Jabori, Sahelat Yasin, Al-khat al arbi w tatorah fil asor al abbasia, Matbah al-zahrah Baghdad, 1381, Page58

[17] شاغل عثمانی، احترام الدین احمد، صحیفہ خوشنویسان، ص49-50

Shagil Usmani, Ehtram ud din ahmad, Saheefah Khushnaweesaan, Page 49-50

مصورانہ خطاطی کی ابتداء :

قرآن حکیم کی خطاطی کے رموز واوقاف مقرر کرنے کے بعد مصورانہ خطاطی کی ابتداء ہوئی جب عرب اہل علم کے روابط اہل ایران کے ساتھ ہوئے ان کے مصوری کے نمونے عرب مسلمانوں نے دیکھے توان میں قرآنی آیات کو دلکش انداز میں لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ سب سے پہلے اس طرح کی خطاطی مساجد پر کی گئی پہلے پہل یہ آرائش خط کوفی میں کی جاتی تھی۔ عباسی عہد میں سنگ تراشی، نقش نگار کے نمونے ملتے ہیں اسی طرح کاغذ، پتھر، لکڑی اور کاغذ پر گول، چوکور، ریاضیاتی اور دیگر مختلف شکلوں میں قرآنی خطاطی کے آثار ملتے ہیں۔ یہ سلسلہ وقت کے ساتھ مزید پھیلا۔

برصغیر میں خطاطی کی روایت:

برصغیر پاک وہند میں مسلمانوں کی آمد اور خطاطی کی روایت یکساں پرانی ہے۔ پچیس سو سال قبل مسیح میں جب وادی دجلہ وفرات میں سومیری تہذیب کا دور تھا وادی سندھ میں دراوڑ قوم آباد تھی۔ "2000 قبل مسیح میں جنوبی یورپ سے آنے والی آریا قوم نے دراوڑ قوم کو شکست دیکر اپنی حکومت قائم کرلی۔ آریاوں نے اس سرزمین پر سینکڑوں سال حکومت کی۔ وادی سندھ کے علاقے میں ملنے والی تحریروں اور ساز وسامان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہاں تصویری زبان، کھشتری، برہمن، آریائی، سنسکرت اور دیوناگری زبانیں اور رسم الخط مروج تھا"۔[18]

مغلیہ دور میں خطاطی کی روایت:

مغلیہ دور میں خطاطی کو عروج حاصل ہوا۔ اکثر مغل حکمران خود بہت عمدہ خطاط تھے یا پھر خطاطی کے بہت زیادہ شوقین تھے۔ انہوں نے فن خطاطی کو ہر ممکن طریقہ سے ترقی دینے کی کوشش کی۔ خطاط اساتذہ کی سرپرستی کی اور ان کے فن پاروں کو شاہی کتب خانوں کی زینت بنایا۔ ظہیر الدین بابر جب ہندوستان آیا تو اپنے ساتھ دبستان ہرات کے اساتذہ اور ماہرین خطاطی کو بھی ساتھ لایا۔ بابر خود بھی بہت عمدہ خطاط تھا۔ اس نے ایک خط (خط بابری) کے نام سے ایجاد کیا۔ بابر نے خط بابری میں قرآن حکیم کا نسخہ کتابت کر کے مکہ مکرمہ بھجوایا۔[19] خط بابری کا یہ شاہکار نسخہ کتب خانہ آستانہ قدس مشہد میں موجود ہے۔ بابر کے بعد اس خط کا انحطاط شروع ہوا۔ خط نسخ اور نستعلیق نے اس کی آب وتاب کو ماند کردیا۔ اکبر کے عہد تک یہ خط ناپید ہو چکا تھا۔[20] بابر کے عہد میں مولانا شہاب الدین ہروی متوفی 941ھ/1534ء مشہور عالم شاعر اور خطاط تھے۔ ان کے لکھے ہوئے بعض کتبے درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء میں اب تک موجود ہیں۔[21]

1014ھ میں اکبر کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر بادشاہ بنا تو اس نے بھی خط اور خطاطی کی قدردانی کی۔ اس دور کے نامور خطاطوں میں میر خلیل اللہ شاہ، میر عبداللہ تبریزی، خواجہ محمد شریف، محمد حسین جو خط شکستہ کے موجد بھی تھے متوفی 1026ھ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ شہزادہ خسرو بن جہانگیر، شہزادہ پرویز بن جہانگیر، محمد بن اسحاق اور احمد علی راشد شامل ہیں۔ جہانگیر خطاطی کے ساتھ مصوری کا بھی دلدادہ تھا۔ جہانگیر کے عہد میں میر عماد ہراتی خطاط نے

---

[18] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م2017ء)، تاریخ خطاطی، ص122
Ibn-e-kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Tarikh Khatati, page 122

[19] شاغل عثمانی، احترام الدین احمد، صحیفہ خوشنویسان، ص72
Shagil Usmani, Ehtram ud din ahmad, Saheefah Khushnaweesaan, Page 72

[20] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج15، ص976
Urdu Daira al Maurif Islamia, vol. 15, pg 976

[21] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م2017ء)، تاریخ خطاطی، ص209
Ibn-e-kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Tarikh Khatati, page 209

مرزا کامران کا دیوان کتابت کیا جو بانکی پور (پٹنہ) کے کتب خانے میں موجود ہے۔ جہانگیر کو میر عماد کے خط سے بہت لگاؤ تھا 1025ھ میں میر عماد کے قتل پر تبصرہ کرتے ہوئے جہانگیر نے کہا کہ کاش شاہ عباس اسے قتل کرنے کے بجائے میرے حوالے کر دیتا تو میں اسے موتیوں کے عوض لیتا۔[22]

جہانگیر کے بعد اس کا بیٹا شاہجہاں 1026ھ سے 1056ھ تخت نشین ہوا۔اس کے عہد میں خطاطی کو بہت فروغ حاصل ہوا۔تاج محل آگرہ فن خطاطی کا زندہ نمونہ ہے۔اس کے در و دیوار پر جن بلند پایہ خطاطوں نے اپنے فنی کمالات کا اظہار کیا ان میں عبد الحق شیر ازی عرف امانت خان کا نام سر فہرست ہے۔آقا عبدالرشید دیلمی بھی اسی زمانے میں ایران سے ہندوستان آئے۔انہوں نے پہلے لاہور میں قیام کیا اور پھر آگرہ چلے گئے۔ شاہجہاں نے ان کی بہت قدر دانی کی۔ دارا شکوہ کا استاد مقرر کیا۔ شاہجہاں خود بھی ماہر خطاط تھا۔ خطاط عبد الباقی جو اورنگزیب کا اتالیق تھا اس نے 30 اوراق میں پورا قرآن مجید لکھ کر شاہجہاں کو دیا اس پر شاہجہاں نے اسے یاقوت رقم کا خطاب دیا۔ حکیم رکن الدین نے جو ایران سے مغلیہ دور میں آئے تھے۔گلستان سعدی کا ایک نسخہ لکھا تھا جو اب چیئر بیٹی (Chairbetty)انگلینڈ کے مجموعے میں ہے۔[23]

ملتان میں مسلم خطاطی کی روایت:

پاکستان کا قدیم ترین اور ساتواں بڑا شہر ملتان جو صدیوں سے علوم و فنون کا گہوارہ رہا ہے۔ سر زمین ملتان جسے اہل تصوف نے مدینۃ الاولیاء قرار دینے کے ساتھ ساتھ علم و ادب کا گہوارہ اور مرکز فنون کے نام سے موسوم کیا ہے۔ مسلمانوں نے ہمیشہ فن خطاطی کو بہت اہمیت دی ہے اس کا ایک سبب تو قرآن پاک کی کتابت کے ذریعے سعادت کا حصول اور قرآن کا تحفظ تھا دوسرا عربی رسم الخط کے جمالیاتی خصائص تھے۔ عربی زبان خط کے اعتبار سے بہت سی جمالیاتی خوبیوں کی حامل ہے۔ زمانہ قدیم میں پریس کی عدم دستیابی کی وجہ سے زیادہ تر انحصار کتابت پر ہوتا تھا۔اس وجہ سے بھی فن خطاطی کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی۔اور اس کو شعوری طور پر رواج دیا گیا۔ قرآن حکیم کے علاوہ دیگر علمی اور ادبی کتابیں بھی کتابت کی جاتی تھیں۔ فن خطاطی کے اصول مرتب کیے گئے۔

ملتان کی سر زمین نفوس قدسیہ کا مرکز و محور رہی ہے۔اس طرح یہاں اسلام کی روشنی پھیلی۔ یہ وہ سر زمین ہے جہاں اغیاث، اقطاب، اولیاء، مجاذیب، محققین، مفسرین، قطاب، فاتحین، کاملین، عاملین، مورخین، ادبا، فضلا، علما، فقراء اور صلحا سے مالا مال ہے۔ معتبر علمی شخصیات خوشنویس صاحب فکر و نظر نے اہلیان ملتان کو فن خوشنویسی سے بہرہ ور کیا۔اس میں خاص طور پر وہ ماہرین جو محمد بن قاسم کے ساتھ حجاز اور بغداد سے ملتان آئے۔ان میں جہاں دوسرے صاحب علم و فن کے حامل ماہرین شامل تھے وہیں پر اہل قلم خوشنویس حضرات بھی اس سر زمین پر وارد ہوئے۔ ”اس سلسلے کی پہلی شخصیت جو ملتان تشریف لائے وہ عبید اللہ بن احمد بغدادی تھے۔ جنہوں نے اپنی حکمت عملی سے خوشنویسی کو فروغ دیا۔ان کے بعد مختلف دیار و امسار سے بزرگان دین علما و فضلا نے سر زمین ملتان کا رخ کیا۔ان بزرگوں میں سے حضرت شاہ یوسف گردیزؒ 515ھ میں بہرام شاہ غزنوی کے دور میں ملتان آئے۔انہوں نے تبلیغ دین کے ساتھ خوشنویسی کے فن کو بھی فروغ دیا“۔[24]

حضرت بہاء الدین زکریاؒ ملتانی (م661ھ) :

برصغیر میں سلسلہ سہروردیہ کے بانی بھی ہیں۔آپ نے علی بن عثمان ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش کی کتاب (کشف المحجوب) کی کتابت اپنے دست مبارک سے کی۔[25] آپ کے ہاتھ کا ایک نمونہ ابن کلیم کی کتاب (تاریخ فن خطاطی) میں موجود ہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے خطاط تھے۔ خطہ ملتان کے لوگوں کو فن خطاطی سے روشناس کرایا۔آپ نے ملتان قلعہ پر ایک مدرسہ (بہائیہ) قائم کر کے علم و عرفان اور روحانیت کو فروغ دیا۔[26]

---

[22] ایضاً، ص20

Ibid, Page 20

[23] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج15، ص978

Urdu Daira al Maurif Islamia, Volume 15, Page 978

[24] شیخ محمد اکرام، آب کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، 1984ء، ص74

Sheikh Muhammad Ikram, Aab-e-Kausar, Idarah Shaqafat Islamia Lahore, 1984, Page 74

[25] چغتائی، محمد عبداللہ، پاک و ہند میں اسلامی خطاطی، کتاب خانہ نورس لاہور، 1974ء، ص74

Chugtai, Muhammad Abdullah, Pak-o-Hind main Islami Khatati, Kitab Khana Noras Lahore, 1974, Page 74

موسی پاک شہیدؒ ملتانی(م1010ھ) :

موسی پاک شہید ملتانی باکمال اور صاحب کرامت ولی تھے۔علوم حدیث، فقہ، صرف ونحو میں مہارت رکھنے کے علاوہ فن خوشنویسی میں بھی مہارت رکھتے تھے۔آپ رات کے وقت یکسوئی سے کتابت کرتے تھے۔[27] شیخ عبدالحق محدث دہلوی(م985ھ) جیسے عالم دین نے بھی آپ کے فیض سے تربیت حاصل کی۔ شیخ محدث دہلوی آپ کے معتقد تھے۔اکبر کے دور میں موسی پاک شہید احیائے اسلام کے زبردست حامی تھے۔[28]

نواب مظفر خان سدوزئی(م1233ھ) :

نواب مظفر خان سدوزئی 1233ھ تک ملتان کے حکمران رہے۔ان کے دور میں ملتان میں فن خوشنویسی کو بڑی ترقی ملی۔نواب مظفر خان خود بہترین خطاط تھے۔وہ خط نسخ، نستعلیق اور کوفی میں مہارت رکھتے تھے۔[29]

حافظ محمد جمال اللہؒ ملتانی(م1236ھ):

حافظ محمد جمال اللہ ملتانی اٹھارھویں صدی عیسوی کے عالم، فقیہ اور حافظ تھے۔آپ نے نواب مظفر خان کے عہد میں فن خطاطی کو بہت فروغ دیا۔[30]

محمد اسمٰعیل محمد بن جیون ملتانی

شاہجہانی عہد میں ملتان کے نامور خطاط جو خط ثلث، نسخ اور نستعلیق میں مہارت رکھتے تھے محمد اسمٰعیل محمد بن جیون ملتانی تھے۔ شاہجہاں کے عہد میں بننے والی ساوی مسجد پر خطاطی کے جوہر دکھائے۔[31] یہ مسجد کوٹلہ تولے خان میں ہے۔اس مسجد کو نواب سعید احمد خان قریشی جو شاہجہان کے دور میں معتمد خاص تھے تعمیر کرایا۔ اس مسجد میں نسخ، ثلث میں ہونے والا کام اتنا عمدہ ہے کہ اس کا موازنہ اسلامی دنیا میں ہونے والے بہترین کام سے کیا جا سکتا ہے مسجد کے ان کتبات سے واضح ہوتا ہے کہ صدیوں پہلے بھی ملتان میں فن خطاطی کی روایت اپنے عروج پر تھی۔[32]

تاج محل اور ملتان کے خطاط:

تاج محل آگرہ شاہجہاں کی محبوب بیوی ممتاز محل کا مقبرہ ہے۔جسے شاہجہاں نے اپنی بیوی کی یاد میں تعمیر کرایا تھا۔اس کا شمار دنیا کے عجائبات میں ہوتا ہے اس پر آیات قرآنی خط ثلث میں تحریر کی گئی ہیں۔تاج محل کے کتبے اور طغرے فن خطاطی کا شاہکار ہیں۔عبدالحق شیرازی تاج محل پر ہونے والی خطاطی کا سربراہ خطاط تھا۔ان کے لکھے ہوئے کتبات بے مثال ہیں۔اس میں ان کے معاون خطاط حضرات بھی شامل تھے۔ان کے معاونین میں ملتان کے نامور خطاط

---

[26] سبطین گیلانی، سید، ملتانیات، کتاب نگر، حسن آرکیڈ ملتان، 2006ء، ص99
Subtain Gillani, Syed, Multaniyaat, Kitab Nagar, Hasan Arcade Multan, 2006, Page 99

[27] عبدالرحمٰن، تاریخ ملتان، عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ لاہور، 2000ء، ص231
Abdur Rehman, Tarikh -e- Multan, Aalmi Idarah Ishaat Uloom Islamia Lahore, 2000, Pg 231

[28] محمد اکرام، آب کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، 1984ء، ص350
Muhammad Ikram, Aab-e-Kausar, Page 350

[29] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م2017ء)++++++++، تاریخ فن خطاطی، ص52-53
Ibn-e-kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Tarikh Fun–e–Khatati, page 52-53

[30] بدالرحمٰن، تاریخ ملتان، ص234
Abdur Rehman, Tarikh –e- Multan, Page 234

[31] محمد اقبال بھٹہ، لاہور اور فن خطاطی، علم وعرفان پبلیشرز اردو بازار لاہور، 2007ء، ص92
Muhammad Iqbal Bhutta, Lahore aur Fun-e-Khatati, Ilm o Irfan Publishers Urdu Bazar Lahore, 2007, Pg 92

[32] شاکر حسین، ملتان، عکس وتحریر، کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان، 2012ء، ص193
Shakir Hussain, Multan-Akas-o-Tahreer, Kitab Nagar Hassan Arcade Multan, 2012, Pg 193

عبد الغفار خان ملتانی بھی شامل تھے۔[33] منبت کاری[34]، گلکاری، نقاشی خطاطی کے حسن میں اضافے کا سبب ہوتے ہیں۔ خاص طور پر خطاطی اور نقاشی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ تاج محل آگرہ کو ملتان کے خطاط نے بھی قرآنی آیات سے آراستہ کیا۔ اسی طرح ملتان کے کئی گلکار منبت کار اور نقاش بھی اس محنت میں شامل تھے۔ تاج محل کی وسیع و عریض خطاطی فرد واحد کے لیے تو ناممکن تھی۔ یقیناً خطاطی کے اس کام میں کئی اور خطاط بھی شامل ہونگے۔ اسی طرح منبت کار، گلکار، نقاش عام طور پر خطاطی کے اسرار و رموز سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ یہ بھی یقینی بات ہے کہ ملتان کے منبت کار اور نقاش حضرات نے بھی فن خطاطی میں معاونت کی ہو گی۔[35]

حضرت عبداللہ تلمنبھوی (م 657ھ)، حضرت سید جلال الدین بلخی (م 710ھ)، علامہ قطب الدین کاشانی (م 710ھ ء)، حضرت حجۃ الدین ملتانی (م 719ھ)، عزیز اللہ تلمبھوی (م 743ھ)، امام الدین مبارک (م 752ھ)، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م 792ھ)، حضرت شاہ حسین قادری (م 902ھ) اور حضرت ملا سعید بن حسن (م 907ھ) شامل ہیں۔ ان حضرات نے جہاں دین کی تعلیم و تبلیغ کا اہتمام کیا وہاں علم و ادب اور فن خوشنویسی کو بھی فروغ دیا۔ ان حضرات کے کتبے اور طغرے آج بھی بعض کتب خانوں میں موجود ہیں۔

عہد جہانگیر کے مشہور خطاط ملا عبد الغنی بن احمد انصاری قریشی تھے جنہیں جہانگیر نے اعزاز کے ساتھ اپنا کاتب خاص منتخب کیا تھا۔ ان کا تعلق ملتان سے تھا۔ میر معصوم قندھاری کے فرزند میر ملا قیوم قندھاری نے اپنی عمر کے آخری ایام ملتان میں بسر کیے اور فن خطاطی کے فروغ کے لیے کام کیا۔ شاہجہاں کے عہد میں ملا عبد الحق شیرازی کے ممتاز تلامذہ میں سے سلطان محمود کاشف انصاری قریشی ملتانی کے تحریر کردہ بعض خطوط شاہجہان کی نظر سے گزرے تو ان کو شاہی دربار میں کاتب خاص مقرر کیا۔ ضعیف العمری میں جناب انصاری اس عہدے سے سبکدوش ہو کر واپس ملتان آ گئے۔ نعمان بن سعید انصاری نقشبندی ہراتی ملتانی کے تحریر کردہ کاشی پر طغرے آج بھی قلعہ چتوڑ گڑھ (ضلع ملتان) پر خط کوفی مسجد کہنہ پر موجود ہیں۔ عدم توجہ اور حالات کی نامساعد صورتحال کے باوجود یہ پڑھے جا سکتے ہیں۔ اکبری عہد کے ملتانی خطاط ملا قیوم بن حسن ملتانی اس کے دربار کے کاتب خاص تھے۔ آپ نے کوفی رسم الخط میں جب یہ رباعی لکھ کر اکبر کو پیش کی تو اس کو دیکھ کر ابن مبارک اور ابو لفضل فیضی جیسے علم و ادب کے رسیا بھی حیران اور ششدر رہ گئے۔ وہ تاریخی اہمیت کی حامل رباعی یہ تھی۔

آیا خجستہ خصالے کہ ساکنان فلک
بر آستان تو دارند سیل دربانی
چہ حاجت است کہ گویم حال خستہ خود
کہ حال خستہ دلاں راتو خوب مے دانی[36]

"آسمان کے رہنے والے ہیں۔ تیری دہلیز پر دربانوں کا سیلاب ہے۔ مجھے اپنا حال بتانے کی کیا ضرورت ہے؟
تم اپنے دل کا حال اچھی طرح جانتے ہو"۔

اکبری عہد کے دوسرے کاتب میر عبداللہ ملتانی تھے جنہوں نے فن خطاطی کو فروغ دیا۔ ان کی شہرت اس قدر پھیلی کہ جب جہانگیر کے دربار تک آپ کی رسائی ہوئی تو آپ نے یہ رباعی اپنے مخصوص انداز میں تحریر کر کے پیش کی جو خطاطی کا منہ بولتا شاہکار تھی۔[37]

---

[33] خورشید عالم، گوہر قلم، مخزن خطاطی، ص 140

khursheed Alam , Gohar qalam , Makhzan Khatati, pg 140

[34] منبت کاری: اسم مونث ہے اس کا مطلب ہے کہ ابھرے ہوئے نقوش کی نقاشی و بیل بوٹوں کا وہ کام جو لکڑی پر کیا جاتا ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ ایک یہ کہ لکڑی کے ٹکڑے کے اندر کھدائی کر کے مختلف ڈیزائن بنانا۔ دوسری قسم میں الگ ڈیزائن بنا کر لکڑی کے بڑے ٹکڑے کے اوپر چسپاں کر دیا جائے۔ اس کو فنی اصطلاح میں Imbuse کہتے ہیں۔ (انٹرویو: محمد شہزاد نقاش، 20 اگست 2020ء، 01:45pm)

Interview: Muhammad Shahzad Naqash, 20 Aug, 2020, 01:45pm

[35] عبد الرحمٰن، تاریخ ملتان، ص 231

Abdur Rehman, Tarikh –e- Multan, Page 231

[36] عبد الرحمٰن، تاریخ ملتان، ص 451

Abdur Rehman, Tarikh –e- Multan, Page 451

[37] ابن کلیم، محمد اقبال، (م 2017ء)، تاریخ فن خطاطی، ص 51

عہد ابدالی میں ملتان کے نامور خطاط:

مقالہ نگار اپنی اس بحث میں ابدالی عہد کا ذکر خاص طور پر اس لیے کریں گے کہ اس دور میں فن خطاطی کو بہت زیادہ عروج حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ نواب مظفر خان شہید کے دور گورنری میں فن خوشنویسی کو ملتان میں بہت فروغ حاصل ہوا۔ حافظ جمال اللہ چشتی نظامی ملتانی (م1236ھ)، خواجہ خدا بخش چشتی نظامی (م1251ھ)، منشی غلام حسن شہید (م1265ھ) اور منشی غلام حسن شہید کے ملفوظات مرتبہ محمد یار میں موجود ہیں۔ نواب بہاولپور کے منقش قرآن کا ایک ورق کسی طرح ضائع ہو گیا۔ چنانچہ ملک بھر کے خطاطین نے اپنی پوری کوشش کی کہ ایسا ورق تیار کیا جائے جو باقی اوراق کی مثل ہو لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر کار منشی صاحب نے کمال مہارت سے کام لیکر ایسا ورق تیار کیا کہ کوئی یہ پہچان نہ سکا کہ یہ ورق اصل ہے یا بعد میں تیار کیا گیا ہے۔[38] خواجہ پیر دلیر قادری (م1247ھ) جیسے اکابر بزرگوں نے فن خوشنویسی کو نہ صرف عام کیا بلکہ عوام میں اس کی خوب اشاعت کی ۔ نواب مظفر خان شہید (م1233ھ) خود بہت اچھے خطاط تھے۔ خط نستعلیق، نسخ اور کوفی کے اسرار و رموز سے واقف تھے۔[39]

جنگ آزادی (1273ھ) کے مشہور خطاط سید عبد الغنی قادری شہید ملتانی، مخدوم عبد الہادی انصاری قریشی، مولانا قاضی نور مصطفی انصاری قریشی شہید، مولانا علی مردان قادری ملتانی (م1288ھ)، مخدوم قاضی عبید اللہ چشتی نظامی (م1301ھ)، قاضی ابو موسیٰ پاک المعروف خواجہ خدا بخش ملتانی، سید جلال الدین ملتانی (م1275ھ) جیسے نفوس مقدسہ نے اپنے مریدین اور احباب کو فن خطاطی سے روشناس کیا۔[40] سید عبد النبی شہید کا نام جنگ آزادی کی وجہ سے ہی مشہور نہیں ہے بلکہ آپ اعلیٰ ذوق کی خطاطی کے لیے بھی معروف تھے۔ ان نفوس مقدسہ کے علاوہ ملتان کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ خطاطی کے فروغ میں بعض خاندانوں نے بھی اپنی گرانقدر خدمات پیش کیں۔

قرآن حکیم کی خطاطی کے علاوہ تصوف کی اکثر کتب ملفوظات کی شکل میں ہیں۔ بعض کتابوں کو صوفیائے کرام اپنے ہاتھوں سے نقل کر کے دوسرے صوفیا کو بھیجتے تھے۔ ابن عربی کی (فصوص الحکم) ان کتابوں میں سر فہرست ہے۔ جب ملتان میں ان کا قلمی نسخہ پہنچا تو صوفیائے کرام نے اس کی نقول ہندوستان کے دیگر شہروں میں پہنچائیں اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ صوفیائے کرام کو فن خطاطی سے کس قدر دلچسپی تھی۔ خطاطی کا یہی فن بعد میں مصوری کا سرچشمہ ثابت ہوا۔ مصوری کی ابتدا خانقاہوں کی تصاویر بنانے سے ہوئی۔ بعد میں فطرت کی بہترین تصویر کشی کے علاوہ قدرت کے حسین مناظر کی تصاویر بنائی گئیں۔ گویا خطاطی اور مصوری ساتھ ساتھ پنپتی رہیں۔ اس فن میں کاغذ کو بہت دخل رہا۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے ہی کاغذ کے استعمال کو رواج دیا۔ اس سلسلے میں مشہور مصنف عبد المجید سالک لکھتے ہیں۔ ''مغل دبستان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مصور اور خطاط دونوں ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو نظر آتے ہیں۔ مغلوں کی تیار کرائی ہوئی کتب میں نظم و نثر خوشنویس لکھتا تھا اور تصاویر مصور بناتا تھا۔ یعنی فن مصوری کے ساتھ ساتھ فن خوشنویسی ارتقا کی منازل طے کرتا ہوا ایسی بلندیوں پر پہنچ گیا کہ شاید دنیا کی کسی زبان کا رسم الخط آج تک ان بلندیوں کو نہیں چھو سکا جن پر عربی اور فارسی خطاطی کو ہمارے باکمال خوشنویسوں نے پہنچا رکھا تھا۔ یہ دونوں فنون صرف کاغذ کی وجہ سے ترقی پذیر ہوئے۔ اور ہندوستان میں کاغذ درآمد کرنے والے مسلمان تھے۔ ہندوں کی قدامت پرستی کا تو یہ حال تھا کہ جس زمانہ میں دنیا کے اکثر ممالک کاغذ استعمال کر رہے تھے۔ ہندو اپنا وہی فرسودہ رویہ لئے ہوئے تھے۔ پندرھویں صدی میں بھی ہندوستان میں کاغذ کا رواج کالعدم تھا۔ صرف مغربی ساحل کے گجراتی تاجر سمندر پار کے تاجروں کے ساتھ کاروبار کرنے کی وجہ سے کاغذ کا استعمال کر رہے تھے''۔[41]

Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, (2017), Tarikh Fun –e- Khatati, Page 51

38 عتیق فکری، علامہ، ملتان قدیم و جدید، ص44

Ateeq Fikari, Alama, Multan Qadeem o Jadeed, Page 44

39 ایضا ص 52

Ibid pg 52

40 ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م2017ء)، تاریخ فن خطاطی، ص53

Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Tarikh Fun –e- Khatati, Page 53

41 عبد المجید سالک، مسلم ثقافت ہندوستان میں، مطبوعہ ادارہ ثقافت پاکستان اسلام آباد، 1957ء، ص388تا389

علامہ عتیق فکری بیان کرتے ہیں "طالب علموں کے لیے کاغذ کا بھی اہتمام تھا اور کاغذ بنانے کا کارخانہ بھی تھا۔ جس میں اچھا کاغذ تیار ہوتا تھا۔ اس طرح ملتان میں کاغذ بنانے والوں کا محلہ قائم ہوا اور ابھی تک یہ محلہ موجود ہے۔ برطانوی عہد تک یہ لوگ دیسی اور چمکیلا کاغذ بناتے تھے۔ ساتویں سے چودھویں صدی تک اس فن کا رواج رہا"۔[42]

کاغذ کی بناوٹ اور دستیابی کے ساتھ ہی کتابت کے فن میں وسعت پیدا ہوئی۔ قرآن پاک کی خطاطی میں عمدہ کاغذ اور مختلف قیمتی دھاتوں کا استعمال کیا گیا۔ کاغذ کے حاشیہ کو مختلف بیل بوٹوں سے سجایا جاتا تھا۔ قرآنی آیات، اعراب رکوع اور صورتوں کو مختلف رنگوں اور علامات سے واضح کیا جاتا تھا۔

ایران کی خطاطی کا ملتان سے تعلق :

ایران کی سرزمین زمانہ قدیم سے علم وادب اور خطاطی کا گہوارہ رہی شیراز، اصفہان، کرمان جیسے ایسے علاقے ہیں۔ جہاں حضرت کمال اسمٰعیل اصفہانی (م626ھ)، حضرت ملا حسن بن صالح خرقانی (م664ھ)، حضرت شیخ سعدی (م691ھ)، حضرت شاہ سعید کرمانی (م694ھ)، حافظ شمس الدین شیرازی (م793ھ)، فغاں شیرازی (م925ھ) اور حضرت خواجہ جنید شیرازی ملتانی، جیسے بزرگ اسلاف اور فن خطاطی کے ماہرین کی وجہ سے ملتان کی سرزمین کا تعلق ایران کی سرزمین سے رہا ہے۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی:

آپ حضرت بہاوالدین زکریا کے ہم عصر تھے۔ آپ دو بار ملتان آئے ایک بار حضرت بہاءالدین زکریا کی حیات میں اور دوسری باران کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے گلستان و بوستان لکھ کر حضرت بہاءالدین کے فرزند شیخ صدرالدین عارف کو دی جو خطاطی کا شاہکار تھی۔ انہوں نے ملتان میں تین ماہ قیام کیا اور مقامی لوگوں کو خطاطی کا فن سکھایا۔[43]

مخدوم صفی الدین شیرازی:

آپ فیروز شاہ تغلق کے عہد میں ایران سے ملتان تشریف لائے اور اہل ملتان کو علم ودانش اور فن خطاطی سے فیض یاب کیا۔ مخدوم اویس کھگہ (م701ھ) نے ان کے ساتھ مل کر خطاطی کے فروغ کے لیے کام کیا۔ مخدوم جلال الدین شیرازی نے بھی ملتان میں خطاطی کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا منہاج الدین نے دہلی سے ملتان آکر حضرت شیرازی سے خطاطی کے سلسلے میں شرف تلمذ حاصل کیا۔

قاضی سید علاؤالدین کرمانی:

قاضی سید علاؤالدین (م775ھ) نے ملتان کے قلعہ پر فن خوشنویسی کو ترقی دی۔[44]

قیام پاکستان کے بعد ملتان کے نامور خطاط :

پاکستان بننے کے بعد بھی ملتان میں خطاطی کو فروغ حاصل ہوا اور ماہرین خطاط پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد ملتان کے ماہرین خطاطی نے اس فن کو عروج دینے کی کوشش کی جس سے فن خطاطی کو از سر نو عروج حاصل ہوا۔ اس سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ بعض خاندانوں نے اس فن کی روایت کو بطور میراث محفوظ رکھا۔ اس میں ملتان کے مولوی حسین بخش ملتانی کا خاندان معروف ہے۔ اس خاندان کے اکثر افراد ماہر خطاط تھے۔ انہوں نے خط

Abdul Majeed Saalik, Muslim Shaqafat Hindustan main, Matbuah Idara Shaqafat Pakistan, Islamabad, 1957, Page 388-389

[42] عتیق فکری، نقش ملتان، ص456-455

Ateeq Fikari, Alama, Multan Qadeem o Jadeed, Page 455-456

[43] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م2017ء)، تاریخ فن خطاطی، ص51

Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Tarikh Fun–e–Khatati, Page 51

[44] ایضا، ص52

Ibid , pg 52

نستعلیق میں کمال حاصل کیااور بہت سارے اسلوب اپنائے۔اس سلسلے کا دوسرا خاندان جس نے خطاطی میں کمال پیدا کیا وہ محمد حسن کلیم رقم کا خاندان ہے۔اس سلسلے میں پہلے کلیم رقم کا ذکر کرتے ہیں۔

حافظ محمد عبداللہ خان گنگاہ چشتی :

آپ ملتان کی دھرتی کے مایہ ناز خطاط اور علمی شخصیت تھے۔آپ کے خاندان میں خطاطی کا فن کئی نسلوں سے چلا آرہا ہے۔اور آپ کی اولاد میں اب بھی جاری ہے۔محمد عبداللہ نے اپنی ساری زندگی علوم دینیہ اور اسلامیہ کی خدمت کرتے ہوئے گزاری۔ملتان کے محلہ قدیر آباد کے مدرسہ نعمانیہ کے سربراہ اول تھے۔آپ کے زیر تربیت ہزاروں کی تعداد میں حفاظ قرآن اور علماء فارغ التحصیل ہوئے۔آپ نے اپنی تمام عمر بندگان خدا کو دینی علوم سکھانے میں گزار دی۔

مخدوم محمد حسن خان کلیمؒ:

محمد عبداللہ خان گنگاہ چشتی کے ہاں رمضان المبارک 1334ھ کو محمد حسن خان کلیمؒ رقم پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی۔اس کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھنے کے لیے جس شعبہ میں دلچسپی ظاہر کی وہ خطاطی اور خوش نویسی تھا۔والد نے عملی طور پر رہنمائی کی۔سلسلہ طریقت میں آپ ملتان کی مشہور ہستی جو رشتے میں آپ کے نانا تھے مفتی محمد حسین بخش چشتی عراقی سے منسلک ہوئے۔ان کی خدمت میں باقاعدہ حاضری دیتے اور راہ سلوک طے کرنے لگے۔نانا کی تربیت کا اثر آپ کی شخصیت پر واضح تھا۔فن خطاطی میں آپ کے استاد آپ کے ماموں حافظ بشیر احمد تھے۔جو اپنے دور کے ماہر خطاط تھے۔محمد حسن نے اس قدر محنت سے خطاطی سیکھی کہ شاگرد رشید کا لقب پایا اور کلیم رقم کا فنی لقب ملا۔

آپ کی عمر تیس سال کی تھی جب تحریک پاکستان نے زور پکڑا۔ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے قیام پاکستان کے لیے جدوجہد کی اور تحریک کو اپنے فن کی بدولت جلا بخشی۔آپ کو کئی بار قائد اعظم محمد علی جناح سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔1367ھ میں قیام پاکستان کے بعد قائد اعظم پاکستان کے گورنر جنرل کی حیثیت سے پشاور تشریف لے گئے۔اس موقع پر خوشنویس یونین پاکستان کی طرف سے ملتان کی نمائندگی کرنے کے لیے جناب کلیم رقم وہاں موجود تھے۔کلیم رقم خط ثلث اور نسخ کے ماہر تھے۔

خط نسخ

خط ثلث

آپ نے فنی، سماجی، اور ادبی خدمات کو وسیع کرنے کے لیے کئی ادارے قائم کیے۔

حافظ محمد اقبال خان گنگاہ۔المعروف ابن کلیم :

ابن کلیم کی ولادت 29 محرم 1365ھ/3 جنوری 1946ء کو قدیر آباد ملتان میں ہوئی۔آپ محمد حسن خان کلیم رقم کے بڑے بیٹے ہیں۔ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی قرآن پاک حفظ کیا۔اس کے علاوہ ایم اے عربی کیا۔اور ماسٹر آف سیون سٹائل کیلی گرافی کی سند حاصل کی۔ ابن کلیم

نے ادب صحافت، تصوف، روحانیت میں تصنیف وتالیف کے سلسلہ سے شروع کیااور تمام عمر اسی کام میں صرف کی۔ابن کلیمؒ نے فن خطاطی دیگر فنون اور معاشرتی اصلاح پر سو سے زائد آرٹیکل لکھے جو ملکی اور غیر ملکی اخبارات و جرائد میں شائع ہوئے۔اس کے علاوہ ابن کلیم کی فنی خدمات ہیں کہ انہوں نے جو آیات قرآنیہ خطاطی میں پیش کیں ان کا سلیس اردو ترجمہ ساتھ پیش کیااور ملک بھر میں اپنی فنی تخلیقات کی نمائشوں کا اہتمام بھی کرتے تھے تاکہ لوگ قرآن کی آیات کی روح کو سمجھ سکیں۔ابن کلیم نے ملک اور بیرون ملک 70 سے زائد نمائشوں میں حصہ لیا۔دبستان فروغ خطاطی کے ذریعہ طلبہ کو خطاطی کی تعلیم دی۔

ان کاموں کے علاوہ ابن کلیمؒ کا ایک ناقابل فراموش کارنامہ خط رعنا کی ایجاد ہے۔انہوں نے مروجہ خطاطی کے سات مقبول اصناف کے امتزاج سے یہ نیا طرز تحریر ایجاد کیا جو اپنی جدت اور خوبصورتی کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے۔یہ اعزاز آپ کی وجہ سے سرزمین ملتان کو حاصل ہوا۔ملتان کے یہ عظیم فنکار اور خطاط 13 جمادی الثانی 1438ھ میں فوت ہوئے۔[45]

محمد جمال محسن:

14 ذی قعدہ 1386ھ کو محلہ قدیر آباد ملتان میں حافظ محمد اقبال خان المعروف ابن کلیم کے ہاں پیدا ہوئے۔ذوق خطاطی باپ دادا سے ہی ورثہ میں ملی زمانہ طالب علمی سے ہی خطاطی کی طرف مائل ہوئے باقاعدہ خط نستعلیق کی تربیت اپنے والد سے حاصل کی فنی ذوق کے ساتھ ساتھ اعلی قسم کا ادبی ذوق بھی تھا۔شاعر بھی تھے۔شاعری کی تربیت عزیز حاصل پوری سے حاصل کی۔ان کی وفات کے بعد پروفیسر حسین سحر سے استفادہ کیا۔رفاہ عامہ ہائی سکول میں ادبی سوسائیٹی کے جنزل سیکٹری رہے۔نعت خوانی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ایک فعال ادبی تنظیم گل رعنا ادب سوسائٹی کے صدر بھی ہیں۔اس پلیٹ فارم سے نوجوانوں کی تحریروں پر مشتمل گلدستہ کے نام سے ادبی کتابچہ شائع کرتے رہے۔دبستان فروغ خطاطی کے بھی رکن ہیں۔ملتان ڈویژن کے سکولز اور کالجز کے طلباء اور طالبات کے درمیان حسن تحریر کے مقابلوں کا انعقاد کرواتے ہیں۔تاکہ نئی پود میں حسن تحریر کا ذوق پیدا ہو۔محمد کمال خان گنگاہ خانہ فرہنگ ایران ملتان میں انقلاب ایران کی سالگرہ کے موقع پر منعقد ہونے والی خطاطی کی نمائش میں حصہ لے چکے ہیں۔اس کے علاوہ فرہنگ ایران اسلام آباد میں منعقد ہونے والی نمائش خطاطی میں بھی شرکت کر چکے ہیں۔محمد جمال خان گنگاہ کے کام میں وقت کے ساتھ ساتھ دن بدن نکھار پیدا ہو رہا ہے۔جمال محسن خط کوفی مربعی لکھنے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے۔[46]

محمد مختار علی:

محمد مختار علی 4 شوال 1392ھ کو پاکستان کے معروف خطاط اور ادیب ابن کلیم احسن نظامی کے گھر پیدا ہوئے۔علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے بی اے کیا۔دبستان فروغ خطاطی ملتان اور انجمن خوشنویسان ایران سے خطاطی کی تربیت پائی۔زمانہ طالب علمی سے ہی شاعری، صحافت اور کمرشل ڈیزائنگ کا آغاز کیا۔1410ھ سے 1420ھ تک مختلف اخبارات و جرائد میں ملازمت کا آغاز کیااور ملتان سے ایک ادبی جریدہ (میزان) کا آغاز کیا۔ 1412ھ میں بیرون وطن اردو زبان وادب کے فروغ کے اعتراف میں کراچی میں منعقد ہ فیض صدی عالمی کانفرنس میں فیض احمد فیض ایوارڈ حاصل کیا۔1413ھ میں بی بی سی

---

[45] ابن کلیم، محمد اقبال، (م2017ء)، قلم اور اہل قلم، حصہ دوم، ص103، 104
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Qalam aur ahl-e-Qalam, Part II, Page 103-104

[46] انٹرویو: محمد مختار علی، 20 جنوری 2021ء، بوقت 02:30pm
Interview: Muhammad Mukhtar Ali, 20 January, 2021, 02:30pm

لندن کے عالمی مقابلہ شعر گوئی میں دنیا کے بہترین نوجوان شعراء میں انتخاب ہوا۔1414ھ میں پہلا شعری مجموعہ (کتاب آئندہ) ملتان سے شائع ہوا۔ان کے دیگر شعری مجموعوں میں (کمیاب) اور (قرض ہنر) لاہور سے شائع ہوئے۔16 سال تک جدہ میں ایک تخلیقی تحائف بنانے والے ادارے (العناقید) سے بطور آرٹسٹ (خطاط و گرافک ڈیزائنر) منسلک رہے۔عالمی اردو مرکز جدہ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے پہلے مجلے (دنیائے اردو 2006ء) اور پاکستان کونسلیٹ جدہ کے زیر اہتمام منعقدہ کل پاکستان مشاعرہ (جہان سخن) 1436ھ کی مجلس ادارت میں شامل رہے۔ربیع الثانی 1438ھ / جنوری 2017ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے پہلی قومی خطاطی کی نمائش میں (ن والقلم) خطاطی ایوارڈ کا اجرا کیا گیا اور مختار علی کو ان کی بہترین فنی خدمات کے اعتراف میں صدر پاکستان ممنون حسین نے یہ ایوارڈ دیا۔مختار علی نے 16 سال تک سعودی عرب میں اردو زبان اور شاعری و خطاطی کے فروغ کے لیے خدمات سر انجام دیں۔مختار علی نے مختلف خطوط میں مہارت حاصل کی۔مختار علی نے اپنی محنت سے اس علمی گھرانے کا نام روشن کیا۔اور ابھی تک ان کا کام جاری و ساری ہے۔اللہ تعالی انہیں عمر دراز عطا فرمائے آمین۔[47]

حامد اقبال:

حامد اقبال ملتان کے معروف ہفت قلم خطاط اور موجد خط رعنا ابن قلیم کے صاحبزادے ہیں۔آپ کو یہ فن ورثہ میں ملا ہے۔[48] خطاطی کی تربیت اپنے والد کے زیر سایہ دبستان فروغ خطاطی ملتان سے حاصل کی۔فنی خدمات کی وجہ سے ان کو 1418ھ/1998ء میں امریکن بایو گرافی انسٹیٹوٹ نے Man of the Year قرار دیا گیا۔آپ ملتان کینٹ میں فروغ خطاطی کے حوالہ سے ایک ادارہ چلا رہے ہیں۔اپنے سٹوڈیو میں مختلف طرح کے پروگرام منعقد کر کے نوجوانوں میں خطاطی اور خوشنویسی کا شعور اور آگاہی دے رہے ہیں۔اردو اور انگریزی کیلی گرافی میں چھ سے زائد کتابچے تحریر کیے ہیں۔جو طلبہ کی اصلاح کے لیے انتہائی مفید ہیں۔آپ خط نسخ، ثلث، نستعلیق، کوفی اور دیوانی میں مہارت رکھتے ہیں۔آپ ملتان کے واحد خطاط جنہوں نے استنبول (ترکی) میں منعقد ہونے والی چوتھی بین الاقوامی مقابلہ خطاطی میں حصہ لیا۔متعدد تعلیمی اداروں میں خطاطی کے استاد کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔پاکستان کے علاوہ ایران، سعودی عرب، سوڈان، اور ترکی جیسے ممالک میں خطاطی کی نمائشوں میں حصہ لے چکے ہیں اور متعدد توصیفی ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔1421ھ/2001ء میں بابر علی فاونڈیشن لاہور کے زیر اہتمام مقابلہ حسن خطاطی میں آپ نے سورہ الفاتحہ خط نسخ میں لکھ کر شرکت کی اور اعزازی سند حاصل کی۔[49]

ملتان میں خطاطی کے فروغ کے لیے کام کرنے والے ادارے اور خطاط تاریخی طور پر ملتان بغداد کے بعد دوسرے نمبر پر اسلامی خطاطی کا مرکز رہا ہے۔بزرگان دین اور صوفیائے کرام جب ملتان تشریف لائے تو ان کے ساتھ مختلف علوم و فنون کے ماہرین کی بھی بڑی تعداد یہاں آئی۔لہٰذا ان بزگان دین نے لوگوں کو جہاں دین کی تبلیغ کی وہاں ان کو مختلف اسلامی علوم و فنون سے بھی روشناس کرایا۔یہ روایت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قائم رہی اب موجودہ دور میں بھی مدینۃ اولیاء میں کئی خطاط انفرادی طور پر اور کئی ادارے اجتماعی طور پر فن خطاطی کے فروح میں کام کر رہے ہیں۔ان کا مختصر ذکر کرتے ہیں۔

محمد جلیل احسن خان:

محمد جلیل احسن خان مشہور خطاط کلیم رقم کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔کم عمری میں ہی ماہر خطاط، ڈیزائنر اور مصور کی حیثیت سے نام پیدا کیا۔انہیں قلم پر پوری دسترس حاصل تھی۔قسمت کی ستم ظریفی یہ تھی کہ جلیل حسن چلنے پھرنے سے معزور تھے۔لیکن انہوں نے اپنی اس معذوری کو اپنے

---

[47] انٹرویو: محمد مختار علی، 20 جنوری 2021ء، بوقت 02:30pm
Interview: Muhammad Mukhtar Ali, 20 January, 2021, 02:30pm

[48] روزنامہ نوائے وقت ملتان، 6 جون، 2008ء، ص 4
Roz Nama, Nawaw-e-Waqat Multan, 6 June, 2008, Page 4

[49] انٹرویو: محمد مختار علی، 20 جنوری 2021ء، بوقت 02:30pm
Interview: Muhammad Mukhtar Ali, 20 January, 2021, 02:30pm

فن کی راہ میں رکاوٹ نہ بننے دیا۔انہوں نے ننانوے اسمائے الہٰی کو خط کوفی میں نہایت عمدہ انداز میں تحریر کیا۔ جلیل احسن کا انتقال 1415ھ/1995ء کو ہوا۔[50]

محمد یوسف بٹ:

آپ 1348ھ/1930ء میں پیدا ہوئے وہ دور فن خطاطی کی تحصیل کے لیے دور عروج تھا۔آپ نے اپنے دور کے بڑے بڑے یکتائے روزگار اساتذہ سے فن کی تحصیل کا شرف حاصل کیا۔ خطاطی میں سلطان الخطاطین سید انوار حسین نفیس رقم اور تاج الدین زریں رقم جیسی نادر فن شخصیات سے استفادہ حاصل کیا۔آپ کا ایک فنپارہ "اللہ اکبر" خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔ تحصیل فن کے بعد آپ نے کتب نویسی سے کام کا آغاز کیا اس کے بعد اخبارات میں کام کیا۔ روز نامہ امروز ملتان میں بھی ماہر فن کی حیثیت سے جوہر دکھائے۔آپ طغریٰ نویسی اور خط نستعلیق میں بھی مہارت رکھتے تھے۔[51]

رانا غلام مصطفیٰ:

مصور ہونے کے ساتھ اسلامیہ ہائی سکول دولت گیٹ ملتان میں فن کے استاد ہیں۔آپ 1358ھ/1940ء میں راجستھان (بھارت) میں پیدا ہوئے قیام پاکستان کے بعد یہاں آئے ابتدائی تعلیم وہاڑی پرائمری سکول سے حاصل کی بہاولپور ٹیکنکل کالج سے آرٹ و کرافٹ کی سند لی۔ ملتان، لاہور، کوئٹہ اور اسلام آباد میں فن پاروں کی نمائشیں کر چکے ہیں۔ خطاطی میں ان کا منفرد اسلوب ہے۔ جیومیٹریکل انداز ہے اس میں سہ جہتی تاثر پیدا کرتے ہیں۔[52]

ذوالفقار علی:

ذوالفقار علی 1371ھ/1952ء کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ابتدائی اور ثانوی تعلیم یہاں پر مکمل کی۔اس کے بعد لاہور نیشنل کالج آف آرٹ سے مصوری اور مجسمہ سازی کی تربیت 1393ھ/1974ء میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ لوک ورثہ کے قومی ادارے میں ڈرائنگ کے شعبہ سے وابستہ رہے۔1396ھ/1976ء میں ملتان آرٹ کونسل میں پروگرام آفیسر رہے۔انہوں نے زیادہ تر مصوری کو ہی اپنایا۔ لاہور، ملتان اور اسلام آباد میں گروپ نمائشوں میں حصہ لیا۔کئی ادیبوں اور شاعروں کی کتابوں کو ایلیسٹریشن (Illustration) سے مزین کیا۔ مصوری میں ہر میڈیم کو اپنایا۔ خاص طور پر آئل کلر کو زیادہ پسند کرتے ہیں، لفظی مصوری اور ڈرائنگ کے قوائد کے تحت کام کرتے ہیں۔[53]

علی اعجاز نظامی:

نامور خطاط اور مصور علی اعجاز نظامی 22 ذی قعدہ 1371ھ کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ ان کا یکم رجب 1440ھ کو انتقال ہو گیا۔انہوں نے بچپن ہی سے مصوری کا آغاز کیا اور اسی کو روزگار کا ذریعہ بنایا۔ علی اعجاز نظامی آرٹ ایڈیٹر کی حیثیت سے مختلف اخبارات سے وابستہ رہے۔ یہ ملتان کے معروف آرٹسٹ اور خطاط ہیں۔ مصورانہ خطاطی میں آپ کو بڑی مہارت حاصل ہے۔آپ نے اسماء الحسنیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ناموں کی مختلف انداز میں خطاطی کر کے شہرت پائی ہے۔آپ نے سرامکس ٹائلز پر قدیم نقاشی اور

---

50 ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م2017ء)، تاریخ فن خطاطی، ص137

Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Tarikh Fun Khatati, Page 137

51 ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م2017ء)، قلم اور اہل قلم، ج2، ص111

Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Qalam aur ahl-e-Qalam, Volume2, Page 111

52 ایضا ، ج2، ص158

Ibid, Volume2, Page 158

53 ایضاً، ج2، ص158

Ibid, Volume 2, Page 158

خطاطی کو متعارف کرا کر قدیم وجدید کا خوبصورت امتزاج پیش کیا ہے۔ان کا کام ہزاروں مساجد و مقابر کی زینت بنا۔ملتان کی عمارتوں اور گلی کوچوں کی تصاویر پر مشتمل ایک سیریز بھی ان کی آرٹ گیلری کا حصہ بنی۔آپ کے فن پاروں کی متعدد نمائشیں ہو چکی ہیں جن میں انہیں متعدد اعزازات وانعامات سے نوازا گیا ہے۔

احمد فراز:

احمد فراز ملتان کے علاقے پاک پتن میں 1377ھ/1958ء میں پیدا ہوئے۔ان کی تعلیم بی ایس سی۔ایم بی ایس۔پی ایس ڈبلیو ہے۔ان کے مشاغل میں قرآنی خطاطی، مصوری، فوٹو گرافی ڈیزائنگ شامل ہے۔آپ بزم نثر ملتان کے نائب صدر ہیں اور بزم فکر وفن ملتان کے مشیر اعلیٰ ہیں۔احمد فراز عزمی نے اپنے فن کی ترویج کے لیے خط کوفی کو اپنایا اور بہت خوبصورت فن پارے تخلیق کیے۔[54]

امجد چشتی:

آپ کے والد کا نام محمد حسین چشتی ہے۔آپ 13رجب 1380ھ/یکم جنوری 1961ء کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ خطاطی کے فن کو شوقیہ طور پر اپنایا۔ خطاطی میں ابن کلیم کے فن کو مشاہدہ کیا اور تقلید کی۔پرنٹنگ پریس کے بھی ماہر ہیں۔[55]

بشیر احمد چشتی:

آپ بیسویں صدی کے سرائیکی وسیب کے نامور خطاط اور نقاش تھے۔آپ ملتان کے نامور خطاط محمد حسن کلیم کے ماموں اور استاد بھی تھے۔ خط نسخ اور نستعلیق میں کمال مہارت رکھتے تھے۔ ملتان کے نومسلم خطاط علی گیان سیاح آپ کے شاگرد تھے۔آپ کا انتقال 1384ھ/1965ء میں ہوا۔[56]

اعجاز شاہد:

آپ 1390ھ کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ ہفت قلم خطاط ہیں ملتان کے ممتاز خطاط محمد اقبال یوسفی کے بھتیجے ہیں۔آپ نے خوشنویسی کی تربیت انہیں سے حاصل کی۔ پہلے خط نسخ اور نستعلیق کی تربیت حاصل کی اور بعد میں دیگر مروجہ خطوط سیکھنے کے لیے ملتان کے خطاط حافظ محمد سراج سعیدی کی خدمات حاصل کیں۔اعجاز شاہد نے خط ثلث، رقاع اور دیوانی میں مہارت حاصل کرنے کے لیے سید انور حسین نفیس رقم، استاد شفیق الزمان، عبد الرشید قمر اور جلیل حسن جیسے نامور خطاط حضرات کے فن پاروں سے استفادہ کیا۔آپ تیس برس سے فن خطاطی کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ کتابوں کے ٹائیٹل، رسید بکس اور اشتہارات لکھنے میں مہارت رکھتے ہیں۔اس کے علاوہ دینی مدارس کی اسناد لکھنے میں مہارت حاصل ہے۔ فن خوشنویسی میں سرائیکی وسیب کا نام بلند کیا ہے۔ان کی جدت پسندی اور تخلیقی صلاحیتیں مروجہ خطوط میں مزید حسن اور خوبصورتی پید کر رہی ہیں۔[57]

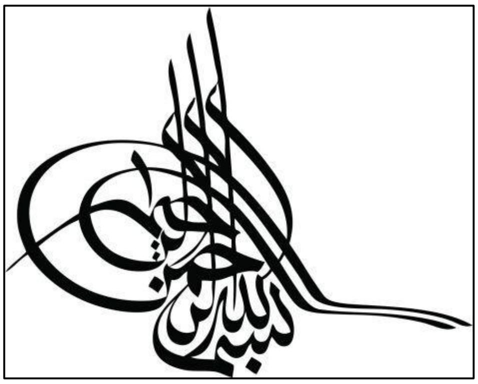

[54] ایضاً، ج2، ص145
Ibid, Volume 2, Pg 145

[55] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م2017ء)، قلم اور اہل قلم ملتان، ج2، ص133
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Qalam aur ahl-e-Qalam, Vol.2, Pg 133

[56] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م2017ء)، تاریخ فن خطاطی، ص93
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Tarikh Fun Khatati, Page 93

[57] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م2017ء)، نقوش رعنا موسوم مرقع خطاطی، کلیم پبلیشرز ملتان، 1978ء، ص106-107
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Naqush Rana Musum Muraqah Khatati, Kaleem publisher Multan, 1978, Page 106-107

غلام فرید بھٹی:

حاجی غلام فرید بھٹی ملتان کے مایہ ناز خطاط اور طغرہ نویس ہیں۔ خاص طور پر طغرہ نویسی میں منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے بقول وہ صادقین کے تقلید کار ہیں۔ لیکن ان کے کام کو دیکھیں تو یہ اپنی منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ انہوں نے جن لفظوں کو طغروں کی صورت میں ڈھالا ہے ان کو کبھی گولائی کی صورت دی ہے اور کبھی چوکور کعبۃ اللہ کی صورت میں ڈھالا ہے۔ کئی الفاظ کو ایک سے زائد بار لکھ کر پھول پتی کی شکل دی ہے۔ کہیں پر محراب کا تصور دیا ہے تو کہیں خوبصورت اشکال کی صورت میں الفاظ کو ڈھالا ہے۔ غلام فرید بھٹی ایک سکول میں ڈرائنگ کے استاد تھے۔ تاہم وہ اپنی تمام عمر تخلیقی سوچ کی بدولت طغرہ نویسی میں جدت پیدا کرنے کی فکر میں رہے۔ اسی فکر کی بدولت انہیں یہ منفرد مقام حاصل ہوا۔ انہوں نے اسلام آباد میں کئی انفرادی نمائشوں کا انعقاد کیا اس کے علاوہ پاکستان کے تمام اہم شہروں میں ان کی نمائشیں ہو چکی ہیں۔ ان خدمات کے صلے میں حکومت پاکستان نے انہیں سرکاری وفد کے ساتھ حج کی سعادت کے لیے بھیجا۔[58]

عامر فرید بھٹی:

عامر فرید بھٹی ملتان کے ممتاز خطاط غلام فرید بھٹی کے صاحبزادے ہیں۔ آپ 1397ھ/1977ء کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ انہیں خطاطی کا فن ورثہ میں ملا۔ اپنے والد سے خطاطی کی تعلیم حاصل کی۔ عامر فرید کسی حد تک اپنے والد کے پیرو کار ہیں۔ ان کی خطاطی میں صادقین کی جھلک بھی محسوس ہوتی ہے۔ خط ماہی اور طغرہ نویسی آپ کے پسندیدہ شعبے ہیں۔ خطاطی میں رنگوں کا استعمال خوبصورتی سے کرتے ہیں۔ پاکستان میں متعدد خطاطی کی نمائشوں میں حصہ لے چکے ہیں اس کے علاوہ بہت سے انعامات اور توصیفی اسناد سے بھی نوازا گیا ہے۔[59]

نوید بھٹی:

نوید بھٹی ملتان کے نوجوان خطاط ہیں۔ انہیں یہ فن اپنے والد غلام فرید بھٹی کی طرف سے ورثہ میں ملا ہے۔ تعلیم کے ساتھ خطاطی کی عملی تربیت انہوں نے اپنے والد کے زیر سایہ الفرید اسلامک اکیڈمی سے حاصل کی۔ ان کی پیدائش 1416ھ/1996ء کی ہے۔ والد کی طرف سے طغرائی اسلوب آپ کی پہچان بن گیا۔ آپ کو خط ماہی میں بہت مہارت حاصل ہے۔ آپ خطاطی میں بھی اپنے والد کے مقلد ہیں۔ خطاطی میں نمایاں خدمات کے صلے میں حکومت پاکستان نے آپ کو تمغہ امتیاز سے نوازا۔ نوید بھٹی کی بین الاقوامی طور پر 76 انفرادی نمائشیں ہو چکی ہیں اور 34 اجتماعی خطاطی کی نمائشوں میں حصہ لے چکے ہیں۔ آپ نے برطانیہ میں کئی اسلامک سینٹرز اور مساجد پر اسلامی خطاطی کے شاندار کام کے جوہر دکھائے ہیں۔ پاکستان اور برطانیہ کی تقریباً 150 مساجد پر اسلامی خطاطی کے مظاہر آپ کے فن کا بہترین ثبوت ہیں۔[60]

---

[58] منشی عبدالرحمن، تاریخ ملتان، ص 456

Munshi, Abdur Rehman, Tarikh Multan, Page 456.

[59] طارق مسعود، مرقع خط، عجائب گھر لاہور، 1981ء، ص 102

Tariq Masood, Muraqah Khat, Ajaib ghar
Lahore, 1981, Page 102

[60] انٹرویو: نوید بھٹی خطاط، 20 جون 2020ء، بوقت 10:00am

Interview: Naveed Bhatti Khatat, 20 June 2020, 10:00am

پروین اختر:

پروین اختر ملتان کے معروف خطاط غلام فرید بھٹی کی صاحبزادی ہیں۔اس طرح یہ پورا خاندان ہی خطاطی کے فن سے وابستہ ہے۔خطاطی کی تعلیم اپنے والد غلام فرید بھٹی سے حاصل کی۔خط نستعلیق اور نسخ میں مہارت رکھتی ہیں۔آپ ایک مذہبی خاتون ہیں چادر اور چار دیواری میں رہ کر والد کی زیر نگرانی بہت خوبصورت فن پارے تخلیق کیے ہیں۔[61]

بلال طارق:

بلال طارق کا شمار نوجوان آرٹسٹ اور خطاطوں میں ہوتا ہے۔آپ غلام فرید بھٹی کے نواسے ہیں۔خطاطی کی تعلیم اپنے نانا غلام فرید بھٹی اور ماموں نوید بھٹی سے حاصل کی ہے۔ان کے فن پر نانا کے اثرات نمایاں ہیں۔آپ الفرید رائٹنگ کوچنگ سنٹر ملتان میں بطور خطاطی کے استاد کے خدمات سرانجام دی ہیں۔اپنے ماموں نوید بھٹی کے ہمراہ کئی آرٹ پراجیکٹس پر کام کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ آپ نے پاکستان میں کئی مساجد پر اسلامی خطاطی کے جوہر دکھائے ہیں۔

منشی طفیل احمد:

آپ ''دبستان فروغ خطاطی ملتان'' کے صدر رہے ملتان میں فن خطاطی کے فروغ کے لیے بھرپور محنت کی۔مروجہ خطوط کے ماہر تھے۔لیکن نستعلیق نگاری میں دہلوی اور ایرانی طرز نمایاں چھلکتی ہے۔

حافظ محمد حنیف:

آپ کا تعلق ملتان کے نواحی شہر عبدالحکیم سے ہے۔ایک عرصہ تک ملتان اور خانیوال میں فنی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔پاکستان کے نامور خطاط قاری نعیم الحق صدیقی کے باکمال شاگرد ہیں۔آپ نے عبدالرشید قمر،خورشید عالم گوہر قلم اور راشد سیال سے بھی خطاطی کی تعلیم حاصل کی ہے۔آپ کو مروجہ تمام خطوط پر مہارت حاصل ہے۔محمد حنیف کے فنی شہ پارے قابل دید ہوتے ہیں۔آپ کو تین بار قرآن پاک کی کتابت کا شرف حاصل ہوا۔اس کے علاوہ کئی کتابوں،رسالوں وغیرہ کی کتابت کر چکے ہیں۔انہیں ٹائٹل سازی میں بھی مہارت حاصل ہے۔[62]

محب حسین:

محب حسین ملتان میں مشاہداتی طور پر مصوری کرنے والوں میں منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔مصوری میں ایسے حسین شاہکار بنائے جو اپنی مثال آپ ہیں۔ملتان میں ان کی پہچان مصورانہ خطاطی کے حوالے سے ہوتی ہے۔[63]

اسلم وفا:

ان کا شمار سرائیکی وسیب کے بزرگ خطاطوں میں ہوتا ہے۔آپ نے فن خطاطی کی کئی سال خدمت کی اب ضعیف العمری کے باعث اس فن کو عملی طور پر نہیں کر رہے تاہم انہوں نے نوجوان خطاطوں کی ہمیشہ رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی۔آپ نے فن خطاطی محمد یوسف سدیدی سے سیکھا اور مروجہ خطوط پر عبور حاصل ہے۔روزنامہ جنگ،امروز،کوہستان،سنگ میل،آفتاب،چٹان اور جسارت میں بطور کاتب کے اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔اپنی رہائش گاہ بوہڑ گیٹ ملتان میں نوجوان خطاطوں کی رہنمائی بھی کرتے رہے ہیں۔[64]

---

[61] طارق مسعود، مرقع خط، ص 95
Tariq Masood, Muraqah Khat, Page 95

[62] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، قلم اور اہل قلم، ج 2، ص 125
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Qalam aur Ahl-e-Qalam, Vol. 2, Pg 125

[63] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، قلم اور اہل قلم ایضا ص ،ج 2، ص 133
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Qalam aur Ahl-e-Qalam, Vol. 2, Pg 133

[64] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، نقوش رعنا موسوم مرقع خطاطی، ص 107
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Naqush Rana Musum Muraqah Khatati, Page 107

محمد سلیم چشتی:

سلیم چشتی ملتان کی روائتی خطاطی کے استاد تھے۔آپ طغرہ نویسی میں بہت عمدہ کام کرتے تھے۔خط نستعلیق میں خوبصورت انداز کے حامل تھے۔آپ کئی اخبارات میں بطور کاتب بھی کام کرتے رہے۔آپ کے شاگردوں کے ریعے فیض جاری ہے۔[65]

صالح محمد جمالی:

جمالی صاحب ملتان کے خط نستعلیق کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ کئی اخبارات میں کاتب اور صحافی بھی رہے۔ایک عرصہ تک فن خطاطی سے وابستہ رہے۔آپ نوجوانوں کو فن خطاطی کی تربیت بھی دیتے رہے۔[66]

علی گیان سیاح:

ہندو خوشنویس ہیں جو بعد میں خواجہ محمد حسین بخش کے ہاتھ پر اسلام لائے۔اسلام لانے کے بعد علی گیان سیاح نام رکھا گیا۔گیان علی سیاح کچھ عرصہ خواجہ صاحب کی خدمت میں رہنے کے بعد ان کے بیٹے حافظ بشیر احمد کی خدمت میں رہ کر خطاطی سیکھنے لگے۔اسلام لانے کے بعد خطاطی سیکھنے کاآغاز کیااور کچھ ہی عرصہ میں خطہ ملتان کے نامور خطاط بن گئے۔[67]

صبغت اللہ صدیقی:

ملتان کے نامور خطاط ہیں۔آپ پاکستان کے نامور خطاط نعیم الحق صدیقی کے فرزند ہیں۔انہیں یہ شوق ورثہ میں ملاہے۔خطاطی کی تربیت اپنے والد کے زیر سایہ معروف ادارے (صدیقی دار الکتابت خانیوال) سے حاصل کی۔خط نستعلیق، نسخ، ثلث میں مہارت حاصل ہے۔آپ کو اشتہار سازی اور کتابت کے سرورق بنانے میں مہارت حاصل ہے۔اس کے علاوہ ملتان کے کئی تعلیمی اداروں میں خوشنویسی کی تربیت دیتے رہے ہیں۔[68]

ظہور احمد آزاد:

استاد ظہور احمد ملتان کے ممتاز خطاط استاد عبدالشکور خطاط کے فرزند تھے۔مروجہ خطوط میں مہارت حاصل تھی خاص طور پر خط نستعلیق میں توآپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔آپ کئی اخبارات میں بطور سربراہ کاتب کام کرتے رہے۔روزنامہ امروز میں بطور ہیڈ کاتب کام کیا۔ان کی لکھی ہوئی اخباری سرخیاں فنی کمال کامظہر ہوتی تھیں۔آپ نے فن خطاطی کو عبادت سمجھ کر کیا۔ تیس برس تک فنافی الفن ہو کر فن خطاطی کی آبیاری کرتے رہے۔آپ کی تربیت سے کئی لوگوں نے فیض پایا۔ان میں نمایاں اور قابل ذکر شخصیت ملتان کے ہفت قلم خطاط، خط راشد کے موجد راشد سیال کی ہے۔[69]

عابد ندیم :

---

[65] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، قلم اور اہل قلم، ج2، ص159
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Qalam aur Ahl-e-Qalam, Volume 2, Page 159

[66] ایضاً، ج2، ص74-75
Ibid, Volume 2, Pages 74-75

[67] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، ملتان دی روائتی خطاطی، ص156
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Multan di Rawaiti Khatati, Page 156

[68] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، تاریخ ملتان، ص97
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Tarikh e Multan, Page 97

[69] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، قلم اور اہل قلم، ج2، ص99
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Qalam aur Ahl-e-Qalam, Volume 2, Page 99

حافظ عابد ندیم ملتان کے نامور خطاط حافظ محمد اقبال رحیمی کے بہنوئی اور خطاطی میں ان کے شاگرد ہیں۔آپ شاہین مارکیٹ ملتان میں اپنے استاد کے ہمراہ بطور کاتب اور خوشنویس کام کرتے ہیں۔خط نستعلیق، نسخ، ثلث میں مہارت رکھتے ہیں۔[70]

عبدالرحمٰن:

آپ نے کتابت کا فن سلیم شاہد مرحوم سے سیکھا۔ گزشتہ کئی سالوں سے اس فن سے وابستہ ہیں۔پل شوالہ پریس مارکیٹ میں خان کاتب کے فنی نام سے کام کررہے ہیں۔ نستعلیق اور نسخ کے ماہر ہیں۔آپ روزنامہ عدل، نوائے وقت، قومی آواز اور سنگ میل میں بطور کاتب کام کرچکے ہیں۔[71]

اطہر قریشی:

اطہر قریشی مسلم ہائی سکول ملتان میں مدرس ہیں۔اور ساتھ ہی بچوں کو خوشنویسی کی تربیت بھی دیتے ہیں۔بچوں کا ادب تخلیق کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ سینکڑوں ڈرامے اور خاکے بھی بنائے ہیں۔جو ریڈیو پاکستان ملتان سے براڈکاسٹ ہوئے۔

آصف میاں قریشی:

انہوں نے مصوری میں ابتدائی تعلیم مسز ابرس گاتھر (Mrs. Abris Gaither) سے حاصل کی اس کے بعد فائن آرٹ میں گریجوایشن کی۔لاسال ہائی سکول ملتان میں ڈرائنگ کے استاد ہیں۔ان کو زیادہ تر دلچسپی مصوری سے ہے۔وہ اپنی انفرادیت سے لوگوں کو روشناس کرواتے ہیں۔ملتان آرٹ کونسل میں نمائش کرچکے ہیں۔[72]

اے ڈبلیو ناصر:

آپ بھی تدریس کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔اپنے ذوق کی تکمیل کے لیے خطاطی کو اپنایا۔نسخ اور نستعلیق میں مہارت حاصل کی۔ مسلم ہائی سکول ملتان میں بطور استاد ریٹائرمنٹ تک طلبہ کی رہنمائی میں مصروف رہے۔

استاد جاوید غنی عباسی:

آپ مسلم ہائی سکول میں بطور کیلی گرافر تعینات رہے۔ بورڈ نویسی میں خاصی مہارت رکھتے ہیں اور خط نستعلیق میں نئی نسل کو تربیت دینے میں مصروف ہیں۔ان کا شمار اساتذہ فن میں ہوتا ہے۔

قاضی عزیزالدین:

گریجویشن تعلیم ہے اور ہومیوپیتھک میں پریکٹس کرتے ہیں۔ پچھلے چند سال سے خطاطی کر رہے ہیں۔ شاعر اور ادیب ہیں، علاقائی ادب پر کتاب لکھی ہے۔انجمن صحافیان جام پور کے صدر ہیں۔زیادہ تر بلیک اینڈ وائٹ خطاطی کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ رنگوں کی بھرمار سے اصل تاثر ماند پڑ جاتا ہے۔ملتان آرٹ کونسل کی نمائش میں بھی حصہ لے چکے ہیں۔[73]

استاد جہانگیر:

---

[70] انٹرویو: عابد ندیم، 24 اگست 2019، بوقت 12:00 بجے دوپہر، شاہین مارکیٹ ملتان

Interview: Abid Nadeem, 24 August 2019, 12:00pm Shaheen Market Multan.

[71] انٹرویو: عبدالرحمن، 01 اگست 2020، بوقت 11:00 بجے دن، ملتان آرٹ کونسل

Interview: Abdur Rehman, 01 August 2020, 11:00am, Multan Art Council

[72] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، قلم اور اہل قلم، ج2، ص159

Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Qalam aur Ahl-e-Qalam, Volume 2, Page 159

[73] ایضاً، ج2، ص159

Ibid, Vol. 2, Pg 159

سکول کے زمانہ سے ہی مصوری میں دلچسپی تھی۔استاد احمد بخش کی رہنمائی میں خطاطی کی مشق کرتے رہے۔ گزشتہ دس برس سے مصوری کی اس صنف کو ترقی دے رہے ہیں۔ لفظوں کو بھی مصوری کے قالب میں ڈھالتے ہیں۔

شمس الدین:

شمس الدین دہلی میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ پاکستان آنے کے بعد استاد فدا حسین ملتانی سے مصوری کی تعلیم پائی اپنے دور کے مشہور مصور رہے۔ مصورانہ خطاطی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔انہوں نے مونوں پر نٹنگ کے فن کو خطاطی سے ہم آہنگ کر کے ایک منفرد انداز اختیار کیا ہے۔ کئی نمائشوں میں بھی حصہ لے چکے ہیں۔[74]

نذیر احمد پکار:

جالندھر (بھارت) میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم حاصل کی پاکستان آنے کے بعد استاد فدا حسین راجپوت سے مصوری کی تعلیم حاصل کی ۔ لفظوں کے ذریعہ مصوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

عبید اللہ شاہین:

عبید اللہ شاہین ملتان کے نامور خطاط حافظ محمد اقبال رحیمی کے بھائی اور کتابت کے فن میں ان کے شاگرد ہیں۔آپ شاہین مارکیٹ میں اپنے استاد کے ہمراہ اس فن کی اشاعت میں مصروف ہیں۔خط نستعلیق، خط نسخ اور خط ثلث اپنے بھائی محمد اقبال رحیمی سے سیکھے۔

محمد صدیق فانی:

ان کا تعلق خانیوال سے ہے، خطاطی کا فن صوفی خورشید عالم خورشید رقم اور حافظ محمد ایوب ملتانی سے سیکھا۔آپ کئی سالوں تک ملتان کے کئی دینی اشاعتی اداروں میں کاتب کے طور پر کام کرتے رہے۔ سینکڑوں کتابوں کی کتابت کی۔ کئی سال فن کی خدمت کی، اشتہارات اور کتابوں کے سرورق بنانے میں خاص مہارت حاصل ہے۔آپ کے نامور شاگردوں میں حفیظ الحق صدیقی، قاری نعیم الحق صدیقی خانیوال، قسور علی خاموش، رفیق رضا محمودی کبیر والا، حافظ محمد صدیق پاکپتن نمایاں ہیں۔ تبلیغی نصاب اور مشکوۃ شریف کی کتابت آپ کے نمایاں کام ہیں۔[75]

فہیم عبد اللہ:

پاکستان کے معروف نستعلیق نگار قاری نعیم الحق صدیقی کے صاحبزادے ہیں۔آپ کو فن خطاطی ورثہ میں ملا ہے۔انہوں نے خطاطی کی تربیت اپنے والد کے زیر سایہ خطاطی کے ادارے (صدیقی دار الکتاب خانیوال) سے حاصل کی۔ مروجہ خطوط کے ماہر ہیں اور ملتان کے کئی نجی تعلیمی اداروں میں خوشنویسی کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔آج کل اپنے والد کے ساتھ صدیقی دار الکتاب میں خطاطی کے فن کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔[76]

راشد مختار:

---

[74] ابن کلیم، محمد اقبال، حافظ (م 2017ء)، قلم اور اہل قلم، ج2، ص150-152
Ibn-e-Kaleem, Muhammad Iqbal, Hafiz (2017), Qalam aur Ahl-e-Qalam, Vol. 2, Pg. 150-152

[75] ایضا ،ج2، ص98
Ibid, Vol. 2, Pg 98

[76] ایضاً، ج2، ص99
Ibid, Volume 2, Page 99

راشد مختار ملتان کے نوجوان خوشنویس، مصور، نقاش اور ڈیزائنر ہیں۔ انہیں یہ فن ورثہ میں ملا ہے۔ آپ نے یہ فن اپنے والد اور چچا ابن کلیمؒ سے حاصل کیا ہے۔ آپ گول باغ میں قائم ادارہ آرٹ پوائنٹ میں خوشنویسی اور آرٹ کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اب تک متعدد طلبا کو مختصر دورانیہ کے کورسسز کرا کے ان کی تحریر کو خوش نما بنا چکے ہیں۔ آپ نے متحدہ عرب امارات اور برطانیہ میں فنی صلاحیتوں کے ذریعہ پاکستان کا نام روشن کیا ہے۔[77]

راشد سیال:

ملتان کے معروف ہفت قلم خطاط اور آرٹسٹ ہیں۔ انہوں نے خطاطی کو کمپیوٹر پر متعارف کروا کر خطاطی کو جدید تقاضوں سے مزین کیا۔ کمپیوٹر میں خطاطی کا سافٹ ویئر تیار کرنے والے آپ پہلے پاکستانی خطاط ہیں۔ خط راشد ان کی کئی سالہ محنت کا نتیجہ ہے۔ جس سے فن خطاطی میں نئے اسلوب کا اضافہ کیا ہے۔[78]

اس کی خصوصیت یہ ہے کہ 120 کے اینگل پر بنایا گیا ہے۔ پہلے سے مروجہ خطوط کا زاویہ 0 سے 90 درجے تھا۔ اس پر قلم کا قط بالکل سیدھا ہوگا۔ جب کہ دیگر رسم الخطوط پر قط ترچھا لگایا جاتا ہے۔ راشد سیال اٹلی، ایران، سعودی عرب، شارجہ، مسقط، دبئی اور ترکی سمیت کئی ممالک میں فن خطاطی کی نمائشوں میں حصہ لیکر ملتان اور پاکستان کا نام روشن کیا۔ انہیں 4000 سے زائد مساجد پر خطاطی کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ خط نسخ دہلوی میں دو مرتبہ قرآن پاک کی کتابت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ ملتان کالج آف آرٹس بہاوالدین زکریا یونیورسٹی اور نیشنل کالج آف بزنس ایڈ منسٹریشن ملتان میں خطاطی کے استاد کے طور پر فرائض ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے خطاطی کی تربیت ملتان کے معروف خطاط استاد ظہور احمد آزاد سے حاصل کی بعد ازاں اپنے کام میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لیے خطاط مسجد نبوی شفیق الزماں اور استاد خالد جاوید یوسفی سے بھی اکتساب فیض کیا۔ آپ نے متعدد قومی اور بین الاقوامی نمائشوں میں حصہ لیکر بے شمار اعزازات وانعامات حاصل کیے ہیں۔ آپ نے نسل نو کے رسم الخط کو بہتر بنانے کے لیے 7 عدد نصابی کتب مرتب کی ہیں جن سے پرائمری سطح سے لے کر یونیورسٹی کے طلبہ تک استفادہ کر رہے ہیں اور یہ کتابیں پاکستان میں اپنی نوعیت کی منفرد کتب ہیں اس کے علاوہ راشد سیال کے ہاتھ سے لکھے گئے فن پاروں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ جو ان کے ہاں محفوظ ہیں۔ آپ نے دو خطوط (خط ثلث اور خط نستعلیق) میں مسجد عیدہ گاہ شریف اور مدرسہ انوار العلوم کی مسجد میں بھی خطاطی کی ہے۔ پل شوالہ وحید پلازہ میں ان کا دفتر ہے کئی طلبہ یہاں ان سے تربیت حاصل کر رہے ہیں۔[79]

راعنہ راشد:

---

[77] انٹرویو: راشد مختار، 2 جنوری 2020ء، بوقت 12:00pm
Interview: Rashid Mukhtar, 2 January 2020, 12:00pm

[78] انٹرویو: راشد سیال، 10 جنوری 2020ء، بوقت 12:00pm
Interview: Rashid Siyal, 10 January 2020, 12:00pm

[79] راشد سیال، خط راشد، ملتان، الکتاب گرافکس، حسن پروانہ روڈ، 2017ء، ص 8
Rashid Siyal, Khat-e-Rashid, Multan, Al-kitab Graphics, Hasan Parwana Road, 2017, Page 8

راعنہ راشد پاکستان اور ملتان کے معروف ہفت قلم خطاط راشد سیال صاحب کی بیٹی ہیں۔ انہیں فنی ذوق ورثہ میں ملا ہے۔ آپ جدت پسند اور بے پناہ تخلیقی صلاحیتوں کی مالک ہیں۔ اپنے والد کے زیر سایہ مروجہ خطوط کی تربیت حاصل کی ہے ثلث، نسخ اور نستعلیق میں ان کا کام بہت عمدہ ہے۔ آپ روایتی خطاطی کے ساتھ ساتھ مصورانہ خطاطی بھی بہت عمدہ کرتی ہیں۔ رنگوں کا امتزج بہت عمدہ کرتی ہیں اور پینٹنگ کیلیگرافی میں قرآنی آیات رنگ و نور کا مسحور کن منظر پیش کرتی ہیں۔ راعنہ وویمن یونیورسٹی ملتان سے مائیکرو بیالوجی میں Ph.D کی طالبہ ہیں۔ ملتان کے نامور نقاش ملک عبدالرحمان سے نقاشی کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کا تخلیقی کام خطاطی اور نقاشی کا حسین امتزاج ہوتا ہے۔ ملتان ڈویژن کے مقابلہ خطاطی میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اسلام آباد کے آل پاکستان یوتھ فیسٹیول میں دوسرا انعام حاصل کیا اور نوجوانوں کے مابین پاکستان کے مشہور I,S,T اہل قلم کے مابین قومی مقابلہ خطاطی میں بھی ایوارڈ حاصل کر کے داد فن حاصل کر چکی ہیں اس کے علاوہ متعدد قومی نمائشوں میں حصہ لے چکی ہیں۔[80]

خلیل الرحمٰن چشتی:

ملتان سے تعلق رکھنے والے خلیل الرحمن چشتی خطاطی کے روایتی انداز کے ماہرین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے فن کو اگلی نسل تک منتقل کیا ہے۔ ان کے بیسیوں شاگرد ہیں جو اس فن سے وابستہ ہیں۔ خلیل الرحمن نہ صرف خط نستعلیق بلکہ خط نسخ میں بھی مہارتِ تامہ رکھتے ہیں۔ نستعلیق طرز نگارش میں ان کا ہمسر کوئی نہیں خط طغریٰ کے انداز میں انہوں نے خطاطی کے بہت سے نمونے تیار کیے ہیں۔ جنہیں انہوں نے مختلف نمائشوں میں رکھا اور ناقدین سے تحسین وصول کی ہے وہ ساری زندگی ایک مقامی اخبار سے وابستہ رہے۔[81]

محمد اقبال رحیمی:

محمد اقبال رحیمی شاہین مارکیٹ ملتان میں گزشتہ کئی سال سے کتابت کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے جن اساتذہ سے فن سیکھا ان میں محمد اقبال یوسفی اور سید انوار حسین نفیس رقم ہیں۔ وہ خط نسخ، نستعلیق، ثلث اور دیوانی میں مہارت رکھتے ہیں۔ آپ کے دفتر کتابت سے کئی تشنگان فن فیض حاصل کر رہے ہیں۔ اِن کے مشہور شاگردوں میں عابد ندیم، عبید اللہ شاہین نمایاں ہیں۔ متعدد کتابوں کی کتابت اور ان کے ٹائٹل بنائے ہیں۔ دینی اشتہارات لکھنے میں ان کو بڑی مہارت حاصل تھی۔[82] آپ 28 شعبان 1441ھ/22 اپریل 2020 کو فوت ہوئے۔

ملتان میں خطاطی کے فروغ کے لیے قائم چند اہم ادارے:

دبستان فروغ خطاطی :

یہ ادارہ پچھلی کئی دہایوں سے خطاطی کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ موجد خط رعنا ابن کلیم نے اس ادارے میں خطاطی کے فروغ کے لیے بہت کام کیا، ان کے بعد ان کے صاحبزادوں محمد جمال محسن، حامد اقبال، مبشر کلیم اور محمد مختار علی نے بھی اس ادارے میں سر گرم رکن کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ آج کل اس ادارے کی سرپرستی ابن کلیم کے صاحبزادے محمد مختار علی اور مبشر کلیم کر رہے ہیں، اور ہزاروں کی تعداد میں تشنگان علم و فن ان کے فیض سے مستفید ہو رہے ہیں۔

---

[80] انٹرویو، راعنہ راشد، 20 مئی 2020ء، 03:00pm

Interview: Raina Rashid, 20 May 2020, 03:00pm

[81] اخلاق احمد قادری، تاریخ و تمدن ملتان، ص 477

Ikhlaq Ahmad Qadri, Tarikh wa Tammadan

Multan, Page 477

[82] انٹرویو: خطاط محمد اقبال رحیمی، 21 جنوری 2020ء، 03:30pm

Interview: Khatat Muhammad Iqbal Raheemi, 21 January 2020, 03:30pm

خانہ فرہنگ ایران ملتان :

یہ ادارہ بھی ملتان میں خطاطی کے فروغ میں کام کرنے والے اداروں میں سر گرم عمل ہے اس ادارے میں خطاطی کی باقاعدہ کلاسیں ہوتی ہیں جن میں نوجوانوں کو خوشنویسی کی تربیت دی جاتی ہے۔اس کے علاوہ اس ادارے میں خطاطی کے علاوہ فائن آرٹ کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔فائن آرٹ کی کلاسز پروفیسر مسعود اختر اور خطاطی کی کلاسز راشد سیال لے رہے ہیں۔

سیال کیلی گرافی اکیڈمی:

ملتان میں ایک اور نمایاں ادارہ خطاطی کی تربیت کے حوالے سے سیال کیلی گرافی اکیڈمی ہے جو ملتان میں وحید پلازہ میں قائم ہے اس میں محمد راشد سیال خطاطی سکھاتے ہیں۔یہ ادارہ پچھلے تقریباً تیرہ برس سے کام کر رہا ہے۔

اکیڈمی آرٹ پوائنٹ:

یہ اکیڈمی گلگشت ملتان کے علاقے میں قائم کی گئی ہے۔اس میں محمد راشد مختار خطاطی اور فائن آرٹ کی تعلیم دے رہے ہیں۔یہ ادارہ پچھلے تقریبا بیس سال سے خطاطی اور فائن آرٹ کی تربیت دے رہا ہے۔

آرٹ بینک:

آرٹ بینک کے نام سے یہ ادارہ قائم ہے۔اس میں حامد اقبال خطاطی کی تربیت دے رہے ہیں۔یہ ادارہ گارڈن ٹاؤن میں ہے۔اس ادارے میں حامد اقبال اور راشد سیال مختلف تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو بھی خطاطی کی تربیت دیتے ہیں۔خطاطی کی تربیت کے حوالے سے ان چیدہ چیدہ اداروں کے علاوہ کئی ماہرین فن انفرادی طور پر بھی خطاطی سکھا رہے ہیں جو ان اداروں کے علاوہ ہیں۔

خوشخطی سیکھیے: یہاں محمد شعیب خطاطی سکھا رہے ہیں۔یہ ادارہ بوسن روڈ ملتان پر واقع ہے۔

حاصل بحث

اللہ تعالیٰ نے خطاطی کو ایک خوبصورت ذریعہ ابلاغ بنایا ہے۔انسان جو کبھی اپنے احساسات اور مشاہدات کا اظہار مختلف طرح سے تصاویر و نقوش کے ذریعہ کرتا تھا۔پھر وہ اس قابل ہو گیا کہ حروف اور الفاظ کے ذریعے اپنے احساسات وجذبات اور مافی الضمیر کو بیان کرنے لگا۔آج دنیا کے اندر مختلف اقوام اور ان کے سینکڑوں رسم الخط موجود ہیں۔مگر انہوں نے اپنے طرز تحریر میں وہ حسن لطافت ونفاست اور رعنائی پیدا نہیں کی جو مسلمانوں نے عربی رسم الخط کو عطا کی۔کتابت قرآن اسلامی ذوق جمالیات کا مظہر ہے۔مسلمانوں نے جذبہ عقیدت و محبت کے تحت اسلامی خطاطی میں وہ خوبصورت تخلیقی اضافے کئے کہ اسلامی خطاطی آج فنون لطیفہ کا بہت ہی اہم شعبہ ہے جو ذوق جمیل اور ذوق لطیف کے اظہار کا ایک دلکش ذریعہ ہے۔

اسلامی خطاطی کا آغاز حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک سے ہوا۔ظہور اسلام کے وقت عربی خط کے جاننے والے چند افراد تھے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں میں اس کی اہمیت کا شعور نہ تھا۔خط کی اصل نشوونما زمانہ اسلام سے ہوئی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوری طور پر کسی خوشخط صحابیؓ کو یاد فرماتے وہ حاضر ہوتے اور نازل شدہ آیات مبارکہ قلم بند فرماتے۔خوشنویس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کم وبیش چالیس خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کاتبین وحی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ظہور اسلام کے وقت عرب میں خط خیری جسے خط کوفی بھی کہا جاتا ہے رائج تھا۔سات ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط لکھوائے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتابت کیے جن کا خط غیر منقوط اور غیر اعرابی ہے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خط نسخ بھی کوفی کی طرح قدیم ہے اور دور رسالت میں موجود تھا۔غالباً یہ لوگ عام آدمی اور خطاط کے خط میں فرق نہیں کر سکتے کیونکہ ہر آدمی کے خط میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوتا ہے۔

ظہور اسلام کے بعد مسلمانوں نے اپنی مذہبی عقیدت کے جذبہ کے تحت کتابت قرآن وحدیث کو خوب سے خوب تر بنانے میں اپنی تمام اعلیٰ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر کمال پیدا کیا اور عربی رسم الخط کو دنیا کے دیگر رسم الخطوط سے کہیں آگے پہنچا دیا یہ مسلمان قوم کی صدیوں پر محیط محنت،کوشش، تحقیق،جدت اور ذوق جمیل کا ثمر ہے۔یہ خوبصورت رسم الخطوط اسلامی خطاطی کو ایسا حسن وجمال عطا کر رہے ہیں جس کی آج اسلامی خطاطی فائن آرٹ کا ایک اہم شعبہ قرار پائی ہے۔

اس دور کے اولین اساتذہ فن میں ضحاک بن عجلان اور اسحاق بن حماد مشہور خطاط تھے۔ضحاک بن عجلان نے قطبہ المحرر کے ایجاد کردہ چاروں اقلام کی نوک پلک سنواری۔اسحاق بن حماد نے ضحاک بن عجلان کی قلموں میں مزید تحقیق کی اور خط کوفی میں بارہ طرزیں ایجاد کیں جو بہت مقبول ہوئیں۔جن میں ا۔طومار،۲۔موامرات،۳۔عود،۴۔دیباج،۵۔سجلات،۶۔مرصع،۷۔امانات،۸۔غبار،۹۔مرتج،۱۰۔بیاض،۱۱۔ریاش اور ۱۲۔حسن وغیرہ شامل ہیں۔الجبوری نے مرصع ،نساح اور غبار کو اسحاق بن حماد کے شاگردوں سے منسوب کیا ہے۔اور مزید پانچ اقلام (۱) الخرفاج (۲) القصص (۳) ثلثین (۴) زبور (۵) جلیل کو اسحاق بن حماد سے منسوب کیا ہے۔اسی طرح ابن مقلہ نے تین قرآن پاک کے نسخے یادگار چھوڑے۔ان میں سے ایک نسخہ رضا لائبریری رامپور میں موجود ہے۔ابن مقلہ نے چھ خطوط ایجاد کیے: ا۔ ثلث ۲۔ریحان،۳۔ محقق،۴۔نسخ،۵۔توقیع،۶۔رقاع

سرزمین ملتان جسے اہل تصوف نے مدینۃ الاولیا کے نام سے یاد کیا ہے علم وادب اور مختلف فنون کا گہوارہ رہا ہے۔صاحب فکر اور خوشنویس حضرات نے اہل ملتان کو فن خوشنویسی سے روشناس کرایا خاص طور پر جب محمد بن قاسم برصغیر آئے اور سندھ کو فتح کرنے کے بعد ملتان شہر میں داخل ہوئے تو ان کے ساتھ بغداد اور حجاز سے جہاں دیگر علوم وفنون کے ماہرین تھے وہاں فن خوشنویسی میں مہارت رکھنے والے ماہرین خطاط بھی ملتان آئے اور یہاں کے لوگوں کو فیض یاب کیا۔

سرزمیں ملتان میں سب سے پہلے خطاط عبید بن احمد بغدادیؒ تھے جنہوں نے ملتان میں فن خوشنویسی کو فروغ دیا۔ان کے بعد مختلف جگہوں سے بزگان دین ملتان آئے۔ان خوشنویس بزرگوں میں حضرت شاہ یوسف گردیزؒ، حضرت منہاج الدینؒ ملتانی (م 617ھ/1220ء)، حضرت غوث بہاوالحق زکریا ملتانی (م 661ھ/1261ء)، حضرت کمال الدینؒ ملتانی (م 627ھ/1229ء)، حضرت سید جلال الدینؒ بلخی ملتانی (م 710ھ/1310ء)، قطب الدین کاشانی (م 710ھ/1310ء)، شیخ الفقہ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ (م 766ھ/1364ء)، حضرت حجۃ الدینؒ ملتانی (م 719ھ/1319ء) حضرت امام الدین مبارک (م 772ھ/1370ء)، عبد اللہ تلنبوی اور عزیز اللہ تلنبوی (م 743ھ/1342)، حضرت شاہ حسین قادریؒ ملتانی (م 900ھ/1494ء) اور حضرت ملا سعید بن حسنؒ (م 907ھ/1501ء) جیسی شخصیات نے فن خوشنویسی کو عروج پر پہنچایا۔ان ہستیوں کے علاوہ بھی کئی نامور فنکار فن خطاطی سے وابستہ تھے۔ان حضرات نے ملتان کے عوام کو فن خوشنویسی کی تربیت دی۔

ملتان میں بعض خاندانوں میں فن خوشنویسی نسل در نسل چلا آرہا ہے۔مثال کے طور پر ملتان کے نامور خطاط ابن کلیم موجد خط رعنا ہیں ان کا پورا خاندان فن خطاطی سے وابستہ ہے اب ان کے فرزند محمد مختار علی نے ان کا نام روشن کیا ہے۔ان کے علاوہ مشہور طغرہ نویس غلام فرید بھٹی اور ان کا خاندان اس فن سے وابستہ ہیں۔اسی طرح ملتان کے ایک مشہور خطاط اور موجد خط راشد راشد سیال اور ان کی بیٹی راعنہ راشد فن خطاطی سے وابستہ ہیں۔فن خطاطی کی تربیت کے حوالے سے بھی ملتان میں کئی ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے چند ایک کے نام اس طرح ہیں۔دبستان فروغ خطاطی ملتان، سیال اکیڈمی، آرٹ بینک وغیرہ جو نئی نسل کو فن خوشنویسی سکھانے میں مصروف عمل ہیں۔

خلاصہ بحث

درجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ انسان کے خیالات وجذبات کے اظہار کا بنیادی ذریعہ زبان ہے۔زبان نہ ہو تو انسان اور حیوانات میں کوئی فرق نہیں رہتا پھر ان الفاظ کو جب ضبط تحریر میں لایا جائے تو طرز تحریر وجود میں آتا ہے دنیا میں ان گنت اقوام موجود ہیں اسی طرح ان کی زبان اور طرز تحریر بھی جدا جدا ہے۔اسی طرح امت مسلمہ بھی دنیا کے مختلف خطوں میں آباد ہے اور ان زبانیں اور طرز تحریر بھی جدا جدا ہے۔لیکن امت مسلمہ میں ایک مشترک چیز قرآن حکیم ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اس کی زبان عربی ہے جو اپنے اندر محاسن اور خوبیاں رکھتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں مسلمانوں نے قرآن حکیم کی خطاطی کو سعادت سمجھ کیا گیا۔قرآن حکیم کی کتابت کو جب آپ ﷺ کے دور مبارک کے حوالے سے دیکھا جائے تو اس کا باقاعدہ نظام تھا۔کاتبین وحی کی بڑی تعداد موجود تھی جن کو آپ ﷺ نے اس کام کے لیے بطور خاص مقرر فرمایا تھا۔مکہ میں کاتبین وحی کی تعداد الگ موجود تھی اور مدینہ میں الگ اور کئی صحابہ کرامؓ کو عربی کے علاوہ آپ ﷺ نے دیگر زبانیں سیکھنے پر معمور کیا تھا۔جیسے حضرت زید بن ثابتؓ کی مثال ہے۔انہوں نے سریانی زبان سیکھی تھی۔مختلف سربراہان حکومت کے نام خطوط تحریر کیے گئے جو خط حیری یا خط کوفی میں تھے۔حضرت علیؓ نے ابتدائی خطوط تحریر فرمائے جو اعراب اور نقاط کے بغیر تھے۔اسی طرح آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے کئی مجموعے صحابہ کرام کے پاس موجود تھے اور آپ ﷺ کی حدیث اور سیرت کو صحابہ لکھتے تھے

بلکہ آپ ﷺ کی سیرت اور ہر ہر ادا کو طرز تحریر میں لایا گیا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ جس میں دنیا کے دیگر خطوں کی طرح ملتان کے خطاطین نے بھی اپنا حصہ ڈالا ہے اور نہایت محنت سے اس فریضہ کو سر انجام دیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)